REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۹

شمارہ ۴۶

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ

سالانہ ۶۰ روپے

ششماہی ۳۰ روپے

ممالکِ غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے

فی پرچہ:- ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ ہجری   ۲۲ نبوت ۱۳۶۹ ہش   ۲۲ نومبر ۱۹۹۰ء

بفضلِ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

احبابِ کرام حضورِ انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قرآن مجید تامل ترجمہ کی رسم اجرائی

تامل ناڈو میں ایک نئی جماعت کا قیام ۔ ذکرِ الٰہی کا تامل ترجمہ

رپورٹ مرتبہ محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو

خدا تعالیٰ کے بے حد و حساب فضل و کرم سے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ اور صد سالہ پروگرام کے تحت قرآن مجید کا تامل ترجمہ شائع کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس طرح تامل ناڈو کے ہزاروں احمدیوں کی دیرینہ خواہش کو خدا تعالیٰ نے شرفِ قبولیت عطا فرمایا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بورڈ کا قیام

قرآنِ مجید کے تامل ترجمہ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کی زیرِ نگرانی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک بورڈ قائم ہوا:-

مکرم مولوی محمد علی صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ

مکرم مولوی محمد ایوب صاحب " " "

مکرم A.P.Y عبدالقادر صاحب ایم۔اے تامل پنڈت۔

مکرم حسن ابوبکر صاحب بی ایس سی۔ بی ایڈ۔

مکرم خلیل احمد صاحب۔

خاکسار محمد عمرؔ۔

ہم ممبران کے باہمی تعاون اور Team Work سے نہایت عمدہ اور سلیس زبان میں ترجمہ مکمل کر کے اور ساتھ کے ساتھ فوٹو کمپوزنگ کر کے مسودہ لندن بھیجتے رہے۔ بالآخر نہایت شاندار رنگ میں لندن کے اَلشَّرکۃُ الاسلامیہ پریس میں سارا قرآن مجید تامل ترجمہ شائع ہو کر یہاں پہنچ گیا۔ الحمدللہ۔

افتتاحی تقریب

جماعتِ احمدیہ میلاپالیم اور اس کے مضافات کی جماعتوں کی خواہش کے مطابق قرآن مجید کی اشاعت کی افتتاحی تقریب مورخہ ۱۴ راکتوبر ۹۰ء بروز اتوار میلاپالیم میں منعقد ہوئی۔

اس تقریب کے بارے میں بڑے بڑے دیوار پوسٹروں اور چھوٹے چھوٹے اشتہاروں کے ذریعہ ضلع کے چاروں طرف مشتہر کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آل انڈیا ریڈیو میں بھی اور اخبارات میں بھی اس جلسہ کے بارہ میں اعلانات آ گئے تھے۔ اس بابرکت تقریب میں شمولیت کے لئے مدراس۔ تونو کوڑی۔ سانان کولم۔ اڈرن گوڑی۔ کوتار۔ چورن گوڑی۔ پتوا کاشی اور شنکرن کوئل سے کم و بیش تمام احمدی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز کثیر تعداد میں مستورات نے بھی شرکت کی تھی۔ یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ غیر معمولی طور پر غیر احمدی افراد نے بھی اس تقریب میں معقول تعداد میں شرکت کی۔

میلاپالیم مشن ہاؤس کے وسیع و عریض ہال میں، زیرِ صدارت مکرم A.P.Y عبدالقادر صاحب جلسہ کی کارروائی مکرم محمد علی صاحب صدر جماعت احمدیہ شنکرن کوئل کی تلاوت قرآنِ مجید سے ہوئی۔ مکرم محمد احمد مجتبیٰ صاحب جنرل سیکرٹری تونو کوڑی نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے اس بابرکت دن کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس میں شمولیت اختیار کرنے والوں کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاءِ کرام کی تفسیروں اور دیگر علماءِ حاضرہ کی تفسیروں کا موازنہ کر کے یہ ثابت کیا کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے کی گئی تفسیر ہی حالاتِ حاضرہ کے تقاضوں کو پورا کرنے والی اور قرآنِ مجید کی عزت و عظمت اور اس کو ایک زندہ جاوید کتاب ثابت کرنے والی ہے۔ آپ نے ناسخ و منسوخ کی تھیوری کی تردید کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کو دوہرایا کہ قرآن مجید کے ایک شعشہ اور حرف میں بھی تبدیلی نہیں آئی۔

اس کے بعد خاکسار نے مختلف قرآنی آیات کے ذریعہ قرآن مجید کے فضائل اور عظمت کو ظاہر کیا اور آیتِ قرآنی قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا..... الخ اور حدیثِ نبوی منزول القرآن معجزۃ کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی تفسیروں کی معجز نمائی پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد خاکسار نے ہر جماعت کے صدر صاحب کو قرآنِ مجید کا ایک ایک نسخہ دے کر اس کا افتتاح کیا۔ اور اس کے بعد مکرم ڈاکٹر نثار محمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے قرآن مجید کے فضائل پر روشنی ڈالی۔

ذکرِ الٰہی کی رسمِ اجرائی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب "ذِکرِ الٰہی" کا ترجمہ تامل زبان میں شائع کرنے کی بھی توفیق حاصل ہوئی۔ اس عظیم کتاب کا تامل ترجمہ مکرم A.M.S. بشیر احمد صاحب نے کیا اور خاکسار نے نظرِ ثانی کی تھی۔

مکرم صدر صاحب جلسہ نے اس کتاب کی عظمت اور افادیت بتاتے ہوئے اس کے مطالعہ کی ضرورت پر پُر زور اپیل کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح بیان کرتے ہوئے آپ کے بچپن۔ جوانی اور آخری عمر کے حالات پر مختلف واقعات کی روشنی میں اچھے پیرائے میں تقریر کی۔

اس کے بعد خاکسار نے حالاتِ حاضرہ پر تقریر کرتے ہوئے یاجوج ماجوج کا ظہور۔ خروجِ دجال کے بارے میں قرآن مجید۔ احادیث۔ بائبل اور دیگر پیشگوئیوں کی روشنی میں بیان کیا۔ نیز اسرائیل سٹیٹ کے قیام میں یاجوج ماجوج کی سازش اور اس کے بعد اسلامی دنیا میں رونما حالات کا تجزیہ کیا۔ آخر میں عراق کویت مسئلہ کے حل کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مورخہ ۳، ۱۷ اور ۲۴ راگست کے خطبات کی بنیاد پر قرآن مجید کا بیان فرمودہ حل بیان کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس تقریر کا اپنوں اور غیروں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد تامل زبان کے ایک مشہور ادیب و شاعر گوتم کوڑی داسن نے تقریر کی۔ انہوں نے خاکسار کی تقریر سے متاثر ہو کر کہا کہ میں حیران ہوں کہ قرآن مجید نے حالاتِ حاضرہ کے بارے میں نہایت شاندار حل پیش کر کے سبھوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ حقیقت میں قرآنی تعلیمات کی پیروی کرنے سے ہی امنِ عالم قائم ہو سکتا ہے۔

(آگے مسلسل صفحہ ۱۱ پر) ←

میر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر۔ قادیان

قابل مقرر نے قرآن مجید کے تامل ترجمہ کے بارے میں بتایا کہ نہایت خوبصورت اور سلیس اور عام فہم زبان میں ترجمہ ہوا ہے اور یہ ترجمہ کرکے جماعتِ احمدیہ نے تامل ناڈو پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے۔

اس کے بعد مکرم منصور احمد صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

ایک نئی جماعت کا قیام

میلاپالیم سے ۷۵ کیلومیٹر دور V. K. PURAM قصبہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چند افراد کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی تھی۔ لیکن باقاعدہ جماعت کا قیام نہیں ہوا تھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے وہاں کے تمام احمدی احباب و مستورات تشریف لائے ہوتے تھے۔ ان کی خواہش پر وی۔ کے پورم میں باقاعدہ ایک جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو استقامت عطا فرمائے۔ اور ہر جہت سے ترقیات بخشے۔ آمین۔ خاکسار کی اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوکر اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

توسیعِ اشاعت و اعانتِ بدر اور احبابِ جماعت کا فرض!

مرکزِ احمدیت قادیان سے شائع ہونے والے مرکزی ترجمان ہفت روزہ بدر کی اہمیت اور افادیت سے معزز قارئینِ بدر بخوبی واقف ہیں۔ احبابِ جماعت سے گزارش ہے کہ اخبار بدر کو مزید مفید اور خوب سے خوب تر بنانے کے لئے اپنی قیمتی اور قابلِ عمل مشوروں سے مطلع فرمائیں۔ اور صیغہ بدر کو مالی بحران سے نکالنے اور اُسے خود کفیل بنانے میں خصوصی تعاون فرمائیں۔ جس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:-

(الف):- چندہ بدر وقت پر ارسال کر دیا کریں۔ بعض خریداران کی طرف سے چار چار اور تین تین سال کے بقائے چلے آرہے ہیں۔ اب اُن کی فہرست بغرضِ توجہ اور یاددہانی اخبار بدر میں شائع کی جارہی ہے۔

جب مجبوراً اخبار بند کر دیا جاتا ہے تو خریداران کے ذمہ بقایا کی بڑی رقم رہ جاتی ہے۔ اور اس طرح صیغہ بدر کو ہزاروں روپے کا خسارہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے جو احباب کسی مجبوری کے سبب اخبار بند کروانا چاہتے ہوں تو بقایا کی رقم ادا کرکے اخبار بند کرنے کی اطلاع دیں۔

(ب):- بدر کی خریداری بڑھانے کی کوشش فرمائیں۔ مخیّر احباب اپنی طرف سے تبلیغی پرچے جاری فرمائیں تو اس طرح دعوت الی اللہ میں بالواسطہ آپ کا حصہ بھی پڑ جائے گا۔ بعض احباب بفضلہٖ تعالیٰ اس کارِ خیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ فجزاھم اللّٰہ خیراً۔

(ج):- بجٹ آمد میں اعانتِ بدر کی ایک مستقل مد قائم ہے اس میں حسبِ توفیق عطایا ارسال فرماتے رہیں۔ بعض احباب اس میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال میں برکت بخشے۔

(د):- اخبار بدر دُنیا کے بہت سے ملکوں میں جاتا ہے۔ کاروباری حضرات اشتہار دینا چاہیں تو اُن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاچکا ہے کہ فی مربع انچ -/300 روپے سالانہ اشاعتِ اشتہار کی اُجرت مقرر کی گئی ہے۔ سابقہ Rate پر بدر کو نقصان ہو رہا تھا۔ اس لئے ۲ صفحے کے اشتہار ختم کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب ۱۴ صفحات کا پرچہ شائع ہو رہا ہے۔

(ہ):- اخبار بدر کی اصل لاگت کے مطابق تو -/130 روپے سالانہ چندہ بنتا ہے۔ لیکن [illegible] اب تک صرف -/60 روپے سالانہ چندہ وصول کیا جارہا ہے۔ اب اس میں اضافہ ناگزیر ہے۔ انشاء اللہ بکم جنوری ۱۹۹۱ء سے اس شرح میں اضافہ کیا جارہا ہے۔

اُمید ہے احبابِ جماعت اپنے اس محبوب آرگن کی ترقی کے لئے ہر ممکن تعاون دے کر ممنون کریں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار

محمد انعام غوری

صدر نگران بورڈ بدر قادیان

قادیان میں دُوسری مجلسِ مشاورت بھارت ۲۹ر دسمبر ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوگی!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی دُوسری مجلسِ مشاورت جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد اگلے روز ۲۹ر دسمبر کو منعقد ہوگی۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ۔

اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے گذارش ہے کہ اِس مشاورت کے لئے حسبِ قواعد نمائندگان کا انتخاب کروا کے بھجوائیں اور ایجنڈا کے لئے تجاویز بھی اپنی جماعتوں میں مشورہ کے بعد ارسال فرمادیں۔

نمائندگان کے نام اور تجاویز ۵ر دسمبر تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ:- انتخابِ نمائندگان کے قواعد کا سرکلر تمام جماعتوں کو بھجوایا جاچکا ہے۔

سیکرٹری مجلسِ مشاورت بھارت

جائے نماز برائے مرکزی مساجد

قادیان میں مرکزی مساجد، مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ کے لئے دریوں (جائے نماز) کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ ایک دری برائے جائے نماز $3\frac{3}{4}' \times 25'$ سائز کی ایک ہزار روپے میں تیار ہوتی ہے۔ سیدنا حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے مخیّر احباب سے اس غرض کے لئے دو لاکھ روپے عطایا وصول کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضور انور کے ارشادِ مبارک پر میں مخیّر احباب سے بالخصوص اِس کارِ خیر میں عطایا پیش کرنے کی تحریک کرتا ہوں۔ بعض احباب نے حصہ لیا ہے۔ فجزاھم اللّٰہ خیراً۔

دفتر محاسب میں اِس غرض کے لئے ایک امانت "دری مساجد" کے نام سے کھول دی گئی ہے۔ احباب اِس مد میں رقم ارسال فرماکر خاکسار کو مطلع فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار:- مرزا وسیم احمد
ناظر اعلیٰ قادیان

ضرورتِ چوکیدار

مسجد احمدیہ مشن ہاؤس دہلی میں ایک مستعد، صحت مند اور محنتی چوکیدار کی ضرورت ہے جو پورے وقت کا ملازم ہوگا۔ اکیلے مجرد آدمی کی رہائش کا انتظام کر دیا جائے گا۔ کھانے کا انتظام اپنا کرنا ہوگا۔ ماہوار ایک ہزار روپے بالمقطعہ تنخواہ دی جائے گی۔ جو دوست خدمت کا بھی جذبہ رکھتے ہوں، اپنی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت اپنی درخواستیں نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوائیں۔ اور اپنے مکمل کوائف نام۔ پتہ۔ عمر۔ صحت۔ تعلیم۔ پیشہ۔ شادی شدہ یا غیر شادی وغیرہ تفصیل سے تحریر کریں۔

ریٹائرڈ فوجی دوست کو ترجیح دی جائے گی!

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

تمام جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے صدر صاحبان و اُمراء کرام سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے سیکرٹری رشتہ و ناطہ کے نام اور مکمل پتہ جات جلد از جلد نظارت ہذا کو بھجوائیں۔ نیز جن جماعتوں میں ابھی تک سیکرٹری رشتہ و ناطہ کا انتخاب نہیں ہوا جلد انتخاب کروا کے نظارت علیا سے منظوری حاصل کرلیں۔

اُمید ہے کہ صدر صاحبان اِس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خطبۂ جمعۃ المبارک

ابھی ایک سال سات ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ احمدیت اپنے قیام کی دوسری صدی میں داخل ہوئی

اس تھوڑے سے عرصے میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ایسے آثار دکھائی دینے لگے ہیں کہ

بفضلہٖ تعالیٰ یہ صدی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے غلبے کی صدی ثابت ہوگی!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۸ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

(مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر F.S لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

ابھی ایک سال سات ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ احمدیت اپنے قیام کی دوسری صدی میں داخل ہوئی اور اس تھوڑے سے ہی عرصے میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ایسے آثار دکھائی دینے لگے ہیں کہ بفضلہٖ تعالیٰ یہ صدی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے غلبے کی صدی ثابت ہوگی۔ مختلف ممالک میں، مختلف قوموں میں جہاں اس سے پہلے احمدیت کے نفوذ کے رستے بند تھے نہ صرف یہ کہ رستے کھلے ہیں بلکہ احمدی عقائد، احمدی خیالات، احمدی طرز فکر کو اپنانے کے لئے لوگ بے چین اور پیاسے دکھائی دیتے ہیں۔ ان تمام نئے علاقوں میں جہاں اس عرصے میں پہنچنے کی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیں توفیق ملی ہے جس تک بھی احمدیت کا پیغام پہنچا ہے اس نے دو طرح سے تعجب کا اظہار کیا ہے۔ ایک کہ ہم اب تک اس سے کیوں محروم رکھے گئے؟ اور دوسرے یہ کہ بلا استثناء تمام نئی قوموں میں بھاری اکثریت نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ خیالات ہمارے اپنے دل کے خیالات ہیں۔ ہمارے نزدیک مذہب ایسا ہی ہونا چاہئے۔ ہمارے نزدیک اسلام کی یہی توجیہ ہے جو فطرت کو قبول ہو سکتی ہے اور جس میں غالب آنے کی صلاحیت موجود ہے۔ ابھی تک ان میں سے بہت کم ہیں جن کو باقاعدہ احمدی ہونے کی توفیق ملی ہے یا اگر غیر مسلم تھے تو اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی ہے لیکن خیالات کی ہم آہنگی بہت ہی خوش آئند ہے۔ اور آئندہ جماعت احمدیہ کے غلبے کے لئے بہت سی امیدیں پیدا کرتی ہے۔ جہاں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کا تعلق ہے اس کے لئے خیال کی ہم آہنگی ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کی راہ میں اور بہت سی روکیں ہیں۔ ان میں سے ایک روک کا میں نے گزشتہ کسی خطبے میں ذکر کیا تھا کہ وہ

معاشرے کے اختلاف کی روک ہے۔

مغربی معاشرے نے ہی نہیں بلکہ دنیا کی دیگر بہت سی قوموں کے معاشروں نے بھی انسان کو اپنے رہن سہن میں ایسی لذتوں کی آزادی بخش دی ہے کہ اس میں گناہ کا خیال ان کے لذتوں کی پیروی کی راہ میں حائل نہیں ہوتا اور کوئی سماجی روک بھی ایسی نہیں جس کے نتیجے میں وہ بعض گناہوں سے باز رہنے پر مجبور ہوں یا باز رہنے کی طرف ان کا بے اختیار میلان ہو یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہئے کہ سماج کے اثر کے نیچے باز نہ رہنا بھی چاہیں تو باز رہیں۔

پس یہ دو قسم کے نمایاں اثرات ہیں جو انسان کو بدیوں سے روکتے ہیں۔ ایک خدا کا تصور اور اس کے نتیجے میں گناہ کا خیال جو انسان کو بدیوں سے روکنے میں بہت حد تک کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر خدا کا تصور حقیقی ہے تو گناہ کا خوف یعنی گناہ سے بچنے کا خیال بھی ایک حقیقی خیال بن جاتا ہے اور انسان کو بدیوں سے روکنے میں ایک بڑی قوت بن کر ابھرتا ہے۔ اگر خدا کا تصور وہمی سا ہو، اگر خدا کا تصور ایک بعید تصور ہو اور حقیقی اور سچا اور زندہ تصور نہ ہو تو اگرچہ گناہ کا تصور اس سے بھی پیدا ہوتا ہے لیکن وہ تصور بے اثر ثابت ہوتا ہے اور انسان عقلی طور پر ایک بات کو گناہ تسلیم کرتے ہوئے بھی اس سے باز رہنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پس ان دونوں باتوں کا باہم گہرا رشتہ ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ ایک اگر طاقت پکڑے گا تو دوسرا بھی طاقت پکڑے گا۔ پس خدا پر ایمان جتنا قوی ہوتا چلا جاتا ہے گناہ سے نفرت بھی اسی قدر قوی ہوتی چلی جاتی ہے یا اگر نفرت نہ ہو تو گناہ کا خوف اور گناہ سے بچنے کا رجحان اسی قدر زیادہ طاقتور ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس ہمارا مقابلہ ایک پہلو سے دہریت سے ہے اور اسی دہریت کے نتیجے میں معاشروں کو آزادی ملتی ہے۔ جب گناہ کا تصور باقی نہ رہے تو معاشرے کے رنگ بدل جاتے ہیں۔ دوسری قوت جو انسان کو بدیوں سے روکتی ہے وہ سماج کی قوت ہے۔ بعض دفعہ گناہ کا خیال انسان کو کسی چیز سے نہیں روکتا بلکہ سماج کا دباؤ اس کو بعض چیزیں کرنے سے روکتا ہے اور سماج مختلف ممالک اور مختلف قوموں کے مختلف ہیں۔ اب ایک ہندو سماج ہے۔ اس سماج کا تصور ضروری نہیں کہ ان کے مذہب سے ہم آہنگ ہو بلکہ سماج اپنا ایک الگ رستہ چلتا ہے اور مذہب بعض دفعہ اس کے ساتھ متوازی بھی ہوتا ہے، بعض دفعہ الگ ہٹ جایا کرتا ہے لیکن اس کے باوجود سماج قائم رہتا ہے۔ جہاں مذاہب کمزور پڑ جائیں وہاں سماج طاقتور ہو جایا کرتے ہیں چنانچہ بہت سے افریقن ممالک میں خدا کے تصور کے لحاظ سے گناہ کا کوئی تصور نہیں مگر ان کا اپنا ایک سماج ہے اور اس سماج کا بڑا بھاری دباؤ ان قوموں پر ہے۔ وہ عام مذہبی نقطۂ نگاہ سے گناہ کریں تو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ لیکن سماج کے خلاف بات نہیں کر سکتے۔ اسی طرح تمام دنیا میں سماج کے دباؤ ہیں۔

مغربی معاشرہ بھی ایک سماج ہے۔

اس کا نیکی اور بدی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کا خدا کے تصور سے کوئی

تعلق نہیں ہے بلکہ قوم نے اپنا ایک رہن سہن بنالیا ہے جس پر مذہبی اثرات بہت ہی کم ہیں۔ لہذا جس معاشرے کو ہم عیسائی معاشرہ سمجھ رہے ہیں یہ درحقیقت عیسائی معاشرہ نہیں ہے بلکہ عیسائیت کے خلاف بغاوت کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ بہرحال جب ہم ان قوموں کو تبلیغ کرتے ہیں تو جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا ہمارے سامنے اسلام کے مقابل پر عیسائیت کھڑی نہیں ہوتی، نہ اسے کھڑا ہونے کی طاقت ہے بلکہ اسلام کے مقابل پر مغربی سماج سامنے آکھڑا ہوتا ہے اور ان قوموں کے لئے اپنے سماج کو چھوڑ کر مذہب کو قبول کرنا جو سماج میں بھی دخل انداز ہو اور سماج کے اطوار بدلنے کی کوشش کرتا ہو بہت ہی مشکل کام ہے۔ پس اس لحاظ سے اگلی ایک صدی کے جو مقابلے ہمارے درپیش ہیں ان میں ایک مقابلے کا میدان

سماج کے ساتھ مقابلہ

ہوگا۔ اور اس بارے میں میں نے پہلے آپ کو متنبہ کیا تھا کہ ہمیں بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہوگا اور بہت سوچ سمجھ کر سماج کی تعیین کرنی ہوگی۔ اگر پاکستانی یا دیگر قومی سماج کو ہم نے اسلام کا نام دے کر دوسری قوموں پر ٹھونسنے کی کوشش کی اور اس کے نتیجے میں ردِ عمل پیدا ہوئے اور انہوں نے اسلام کو رد کیا تو اس میں خدا کے نزدیک ہم ذمہ دار ٹھہریں گے۔ اگر ہم نے دوسری طرف سماج کو راضی کرنے کی خاطر اسلامی اقدار کو قربان کردیا اور اس خطرے سے کہ کہیں اس وجہ سے یہ اسلام کو رد نہ کردیں کہ اسلام ان کے سماج سے ٹکراتا ہے، اسلام میں تبدیلیاں کرنی شروع کردیں تو پھر بھی یقیناً ہم نہ صرف ذمہ دار ہوں گے بلکہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرنے والے ہوں گے۔ اسلام کو پھیلانا ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ فرض ہم پر عائد فرمایا گیا ہے مگر اس طرح نہیں پھیلانا کہ گویا ہم اس مذہب کے مالک ہیں جس طرح چاہیں پھیلائیں۔ پھیلانا مقصد ہے۔ پھیلانا مقصد تو ہے مگر اسی اسلام کو پھیلانا مقصد ہے

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے قلبِ صافی پر نازل ہوا تھا

اور اس اسلام کی خدا تعالیٰ کو ایسی غیرت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تو ایک نقطہ بھی اس اسلام سے الگ قدم رکھ دے، باہر قدم رکھ دے، کوئی تبدیلی اس میں منظور کر دے۔ لیکن خدا تجھے متنبہ کرتا ہے کہ تیرے پاس یہ امانت ہے۔ ایک ذرہ بھی اس میں خیانت ہوئی اور اگر ایک معمولی سا بھی تو نے اس دین سے باہر قدم رکھا جو میں نے نازل فرمایا ہے تو تو سب کچھ کھو بیٹھے گا اور کہیں کا نہیں رہے گا۔ کتنی بڑی اور خوفناک وارننگ (WARNING) ہے۔ کتنا بڑا انتباہ ہے۔ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے تو ناممکن تھا کہ ایک ذرہ بھی اسلام سے انحراف کرتے بلکہ اس کے متعلق تصور بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ انسان یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایسی بات سوچ بھی سکتے تھے۔

پس خدا جب آپ کو مخاطب کرکے یوں فرماتا ہے تو تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والی مختلف مسلمان قوموں کو متنبہ فرماتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے علم میں یہ بات تھی اور ہے کہ جوں جوں اسلام نے مختلف قوموں میں پھیلنا ہے، اسلام میں تبدیلی کے تقاضے پیدا ہونے تھے پس وہ اسلام جو تمام بنی نوع انسان میں پھیلا ہے اور مختلف قوموں میں اس نے نفوذ کیا، ان علاقوں کے مسلمانوں کو تنبیہ ہے کہ اپنے سماج سے تم نے اس رنگ میں صلح نہیں کرنی کہ اسلام کے اصولوں کو تبدیل کرو اور تبدیل ہونے دو بلکہ ایک ذرہ بھی تمہیں اس وجہ سے کہ لوگ تمہیں اچھا سمجھنے لگیں یا رستہ کو نرم دیکھ کر اسلام کو قبول کرنے لگ جائیں ان کی خاطر اپنے مذہب میں تبدیلی نہ کرو۔ یہ پیغام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ

آلہٖ وسلم کی وساطت سے تمام دنیا کے مسلمانوں کو پہنچایا گیا ہے۔ پس ہمارے لئے ایک پل صراط قائم کیا گیا ہے جہاں اگر دائیں طرف گریں تب بھی ہلاکت ہے بائیں طرف گریں تب بھی ہلاکت ہے۔ ایک طرف اپنے معاشرے کو اگر وہ اسلامی نہیں، اسلامی معاشرے کے طور پر پیش کرنا بھی بڑا بھیانک جرم ہے اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ردِ عمل پر ہم خدا کے حضور جوابدہ ہوں گے اور اگر اس وجہ سے اسلام قابلِ قبول نہیں رہے گا یعنی بعض قوموں کے لئے قابلِ قبول نہیں رہے گا تو اس میں سراسر ہمارا گناہ ہے اور اگر اسلام کو قابلِ قبول بنانے کی خاطر ہم نے اسلام میں تبدیلیاں روا رکھیں تو یہ نہ صرف گناہ ہوگا بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر گناہ ہوگا اور بہت بڑی بددیانتی ہوگی اور اسلام کے ساتھ خیانت ہوگی جس کی خدا تعالیٰ اجازت نہیں دیتا۔

پس یہ وہ باریک راہ ہے جس پر چل کر ہم نے اس صدی میں دنیا کی مختلف قوموں کو اسلام پہنچانا ہے۔ ایک یہ بڑا خطرہ ہے جس کی میں نشاندہی کرنی چاہتا ہوں کیونکہ جوں جوں تیزی کے ساتھ ہم نئی قوموں میں پھیلیں گے۔ اسی قسم کے مطالبے بڑھتے چلے جائیں گے، اسی قسم کے تصادم ہوتے چلے جائیں گے، اسی قسم کی الجھنیں ہمیں درپیش ہوں گی اور ان نئے تقاضوں کو صحیح معنوں میں پورا کرنے کے لئے یا ان نئے مقابلوں سے نپٹنے کے لئے ہمارے لئے کھلی ہوئی ایک واضح راہ ہونی چاہیئے اور ہمیں پہلے سے ہی اس بات کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ پس اگرچہ یہ خطرات بعض جگہ ویسی ہی شدت کے ساتھ نہیں ابھررہے لیکن چونکہ

یہ ترقی اور غلبے کی صدی ہے

اس لئے ہماری موجودہ نسل کو حکمت سے کام لیتے ہوئے آئندہ پیش آمدہ خطرات کے احتمالات کو سامنے رکھنا چاہیئے۔ خطروں کے پیدا ہونے سے پہلے ان کے احتمال پر نظر رکھتے ہوئے ان کے خلاف تیاری کرنی چاہیئے۔ قرآن کریم نے جو یہ حکم دیا ہے کہ سرحدوں پر گھوڑے باندھو۔ وَرَابِطُوا فرمایا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سرحدوں پر اپنے گھوڑے باندھو۔ یہ سرحدیں مکانی بھی ہیں اور زمانی بھی ہیں۔ پس آئندہ زمانے کی سرحدیں وہ ہیں جن پر ہم آج کھڑے ہیں اور یہاں ہمیں گھوڑے باندھنے کی ضرورت ہے۔ یہاں ہمیں مکمل طور پر اسلام کے دفاع کے لئے فوجی تیاری کی ضرورت ہے۔ پس جو خطرات آئندہ داخل ہو سکتے ہیں آج ان کے رستے بند کرنے ہیں۔ پس معاشرے کے معاملے میں جماعت احمدیہ کو خالصۃً اسلامی معاشرے کو نہ صرف اختیار کرنا ہے بلکہ اسے خالص کرکے اختیار کرنا ہے اور اس میں دوسرے معاشروں کے نفوذ کے خطرات سے متنبہ رہنا ہے کیونکہ جب معاشرے معاشروں سے ملتے ہیں جس طرح گرم پانی ٹھنڈے پانی سے ملتا ہے تو نفوذ ضرور ہوتا ہے۔ بعض پہلوؤں سے بعض نفوذ ایسے ہیں جن کی اجازت دی جا سکتی ہے جہاں اسلام کے بنیادی اصولوں سے تصادم نہیں ہے، ٹکراؤ نہیں ہے، وہ ایک عام انسانی ترقی کے نتیجے میں بعض معاشرتی اصلاحیں ایسی ہوتی چلی جاتی ہیں جن کا مذاہب سے تصادم نہیں ہوتا۔

یہ مضمون اپنی ذات میں ایک الگ مضمون ہے۔ میں صرف اس طرف اشارہ کرتا ہوں کہ ہر وہ معاشرہ جو آپ کے معاشرے سے مختلف دکھائی دے لازماً رد کرنے کے لائق نہیں ہے۔ بلکہ بعض انسانی ترقی کا جو سلسلہ جاری ہے اس کے نتیجے میں بعض معاشرتی تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں جو رہن سہن کے انداز سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کو غلط کہہ کے رد نہیں کیا جا سکتا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں ایک رہن سہن تھا۔

بعض علماء جو تنگ نظری اختیار کرتے ہیں

وہ سمجھتے ہیں کہ اسی قسم کی چادریں پہننا، اسی قسم کی چٹائیوں پر لیٹنا،

اسی طرح کی شلواریں اور قمیصیں استعمال کرنا بھی اسلامی معاشرہ ہے اور یہ کہنے کے باوجود اُن کا اپنا رہن سہن اس سے مختلف ہے ۔ نہ دیسی ٹوپیاں پہنتے ہیں، نہ دیسی غذا کھاتے ہیں۔ پھر اگر وہ اپنے اس عقیدے میں سچے ہوں تو ان کو پھر اسی طرح کھجوریں بھی کھانی چاہئیں اور اونٹنی کا دودھ پینا چاہیئے اگر اسی کا نام اسلامی معاشرہ ہے تو یہ معاشرہ تو اب تمام دنیا میں رائج ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ نہ اتنے اونٹ ہیں نہ اتنی کھجوریں ہیں جن پر تمام بنی نوع انسان کے پیٹ بھر سکیں۔ پھر سواری بھی وہی اختیار کرنی چاہیئے

پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ بعض انسانی ترقی سے تعلق رکھنے والی تبدیلیاں ہیں جو بعض پہلوؤں میں معاشرتی تبدیلیاں بھی بن جاتی ہیں ان کا مذہب سے تصادم نہیں ہوا کرتا۔ پس بڑے غور کے ساتھ اور فکر کے ساتھ ہمیں ان باتوں کا تجزیہ کر کے کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنی ہوگی۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ کون سا معاشرہ حقیقت میں اسلامی معاشرہ ہے خواہ اس میں بعض ترقیاتی تبدیلیاں ہوں۔ کونسا معاشرہ غیر اسلامی ہو جاتا ہے خواہ وہ تبدیلیاں ہوں یا نہ ہوں، خواہ وہ ماضی سے تعلق رکھتا ہو۔

پس افریقن ممالک کی بہت سی معاشرتی باتیں ایسی ہیں جو ترقی سے نہیں بلکہ ماضی کے ادوار سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ اسی حد تک غیر اسلامی ہیں جیسے آج پیدا ہونے والی معاشرے کی بعض باتیں غیر اسلامی ہیں تو زمانے کا تعلق نہیں ہے بلکہ روح دیکھنی ہوگی۔ مثلاً افریقہ میں بعض جگہ مذہب کے نام پر، بعض جگہ روایات کے طور پر

عورتوں کا ختنہ کرنے کا ایک ظالمانہ رواج ہے

اس کے متعلق جو تفاصیل میں نے پڑھی ہیں وہ ایسی خوفناک ہیں کہ اس ظلم کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چھوٹی بچیوں پر ایسے ایسے مظالم کرتے ہیں اور یہ مظالم بعض دفعہ خدا کے نام پر، بعض دفعہ معاشرے کے نام پر کئے جاتے ہیں کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کس طرح کوئی اپنی معصوم بچیوں پر ایسا ظلم کر سکتا ہے۔

پس یہ ماضی کی ایک بھیانک رسم ہے جس کا انسانی ترقی سے تعلق نہیں۔ یہ بھی غیر اسلامی ہے اور مغربی دنیا کے بعض ترقی یافتہ معاشرتی رجحانات بھی غیر اسلامی ہیں تو بہت کچھ مل جل گیا ہے۔ بہت سے ابہام پیدا ہو چکے ہیں اور جس طرح سونے کی تلاش کرنے والا اس لئے ریت کو رد نہیں کر دیتا کہ اس میں کہیں کہیں سونے کے ذرے ہیں بلکہ اس کو چھانتا ہے، دھوتا ہے، محنت کرتا ہے، بعض کیمیائی اثرات کے ذریعے غیر سونے کو الگ کرتا ہے اور سونے کے ذرات کو الگ کرتا ہے۔ بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ پس اسلامی معاشرے کی حفاظت کے لئے اس سے بھی زیادہ محنت کرنی پڑے تب بھی یہ درست ہے بلکہ ضروری ہے۔

بہر حال یہ ایک ایسا مضمون ہے جس پر آج سے ہمیں نظر رکھنی ہوگی اور اگلی صدی میں مستقلاً اس راہ سے داخل ہونے والے ہر خطرے کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اسی وجہ سے میں نے بہت سے خطبات اور خطابات میں معاشرے کو اپنا موضوع بنایا اور معاشرے سے متعلق اب جرمنی میں جب خواتین کے اجلاس میں میری تقریر ہوئی تو اس میں بھی میں نے اسی موضوع پر مختلف پہلوؤں سے بہت سے پہلوؤں سے پردہ اٹھایا اور یاد کرایا کہ دیکھو جس قوم میں آکے تم بسے ہو یعنی جرمن قوم ہے، ان کے اندر مغربی معاشرے کی بعض بدیاں بھی موجود ہیں لیکن یاد رکھو کہ تم بھی جس معاشرے کو لے کر اس ملک میں داخل ہوئی ہو اس میں بہت سی ایسی معاشرتی بدیاں ساتھ لائی ہوئی ہو کہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور وہ بدیاں بھی بڑی بھیانک ہیں۔ اس لئے تم یہ نہ سمجھنا کہ تم اسلام کی علمبردار بن کر ان کے سامنے اپنی ہر عادت کو اسلامی بنا کر پیش کر سکتی ہو۔ اگر تم ایسا کرنے کی حماقت کروگی تو اسلام کو شدید نقصان پہنچے گا اور یہ قومیں حق رکھیں گی کہ اس معاشرے کو جس کو تم اسلام بنا کر پیش کر رہی ہو اس کو رد کر دے۔ اس کے برعکس ان کے معاشرے میں بہت سی رد کرنے کی باتیں ہیں لیکن بہت سی اچھی باتیں بھی ہیں جو ان کا معاشرتی حصہ بن چکی ہیں اُن کو قبول کرنا تمہارے لئے فرض ہے اور یہ خیال کہ یہ غیر قوموں کی باتیں ہیں، انہیں ہم کیسے اپنائیں یہ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ہمیشہ کے لئے اس نفسیاتی روک کو دور فرما دیا جب فرمایا

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ

کہ حکمت کی بات مومن کی گمشدہ اونٹنی کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسے کسی کی اونٹنی گم ہو چکی ہو اور وہ اسے ملے تو وہ اسے غیر کہہ کے دھتکار نہیں دیا کرتا خواہ اُسے کسی غیر قوم سے ملے۔ اگر کسی عرب کی گمشدہ اونٹنی کسی دشمن قبیلے سے بھی ملتی تو وہ بڑے شوق سے اسے لے کے جاتا تھا اور لوگوں کی نظر میں بچا کر لے جاتا تھا اور اپنا حق سمجھتا تھا۔ یہ کوئی عرب رسم نہیں بلکہ اس کا اطلاق انسانی فطرت پر ہوتا ہے اور ہر جس کی گمی ہوئی ہر چیز جہاں بھی ملتی ہے وہ اسے اپنا حق سمجھ کر لیتا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اب ضالۃ المومن کہہ کر حکمت کو ایک تو مومن کی ملکیت قرار دیا یعنی مومن حکمت کے لئے، حکمت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اور حکمت کے بغیر مومن کی کوئی حیثیت نہیں۔ مومن کا اثاثہ، مومن کا مال، مومن کا سب کچھ حکمت ہی ہے اور مومن کے لئے یہ ممکن ہے کہ مومن رہتے ہوئے حکمت کی بعض باتیں کھو دے۔

پس میرے نزدیک اس میں ایک پیشگوئی بھی تھی اور وہ یہ تھی کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ مومن ایمان لانے کے باوجود ان حکمتوں کو گنوا بیٹھے جو ہمیں نے اسے عطا کی ہیں۔ جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ کتاب کے ساتھ حکمت نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس حکمت کے معلّم بن گئے۔ اس حکمت کو عطا کرنے والے بن گئے۔ پس یہ خیال کر لینا کہ اس حدیث کا اطلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اور آپ کے غلاموں پر ہوتا تھا یہ درست نہیں ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ تمام حکمتوں کی کو تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو عطا ہوئی اور آپ نے وہ حکمتیں بانٹیں اور بڑے کھلے ہاتھوں کے ساتھ بانٹیں لیکن آئندہ ایسا ایک زمانہ آنے والا تھا کہ ان حکمت کی باتوں سے رفتہ رفتہ مسلمان غافل ہونے لگتے اور غیر قومیں انہیں اپنا لیتیں۔ پس علم کے لحاظ سے دیکھئے تو آپ کو ایک بہت لمبا صدیوں پر پھیلا ہوا دور دکھائی دے گا کہ جب مغربی قوموں نے مسلمانوں سے علم سیکھا اور سیکھ کر اس میں ترقی کرنی شروع کی اور مسلمانوں نے وہ علم اس طرح دے دیا جس طرح انسان پھٹے پرانے کپڑے کسی کو دے دیتا ہے اور اُن سے تعلق توڑ لیتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

نے ایک دفعہ اسی موضوع پر ایک مقالہ فرانس میں پڑھا تھا جو ریویو میں شائع ہوا۔ اگر کسی نے اس دردناک تاریخ کا مختصراً علم حاصل کرنا ہے تو وہ مقالہ جو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ریویو میں شائع ہوا، اس موضوع پر نہایت ہی عمدہ مقالہ ہے۔ آپ نے بہت تھوڑے سے صفحات پر بہت بڑی تاریخ کا خلاصہ پیش کر دیا ہے اور اس کا خلاصہ یہی ہے کہ بدقسمتی سے چند سو سال کے اندر اندر مسلمانوں نے وہ سب کچھ جو قرآن اور حدیث اور بعد کے ترقیاتی ادوار سے سیکھا تھا، لٹانا شروع کیا اور اس طرح لٹانا شروع کیا کہ مغربی قومیں دونوں ہاتھوں سے وہ علم لوٹ کر چلی گئیں اور وہ علم مسلمانوں کے پاس باقی نہ رہا۔ ورنہ علم تو ایسی چیز ہے جسے لٹایا بھی جا سکتا ہے اور اس کے باوجود قائم رہتا ہے کم نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جب حکمتیں پھیلانے کی خاطر تشریف لائے تو حکمتوں کے پھیلانے سے آپ کی حکمت کم تو نہ ہوئی بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ علم اور حکمت پھیلانے سے بڑھتے ہیں۔ بہر حال اس حدیث سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم

کی آئندہ زمانوں پر نظر تھی) اور آپ جانتے تھے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ حکمت جو مؤمن کی ملکیت ہے اسی سے گم جائے گی اور غیر قوموں میں چلی جائے گی۔ اُس وقت علماء اُٹھیں گے اور کہیں گے کہ یہ مغربی علوم ہیں ان کو حاصل نہیں کرنا۔ یہ غیر قوموں کی حکمتیں ہیں اِن سے پرہیز کرنا ہے۔ علماء کی یہ آوازیں تمہیں جاہل بنانے کے لئے اُٹھیں گی۔ اُس وقت یاد رکھنا کہ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بلند آواز سے مخاطب کرکے تمہیں کہہ رہا ہوں کہ اے آنے والے مسلمانو! ان جاہل علماء کی آواز پر کان نہ دھرنا۔ یہ حکمتیں تمہاری حکمتیں ہیں۔ تم سے غیروں نے لی تھیں اور ان کو اپنا سمجھ کر اپنا لینا اور پھر تلافی مافات کرنا اور اِن باتوں میں آگے بڑھنا اور قرآن کریم کی اس تعلیم کو یاد رکھنا کہ

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

تمہیں خیر اُمت بننے کے لئے نہ صرف یہ کہ اپنی کھوئی ہوئی حکمتیں واپس لینا ہوں گی بلکہ اتنی ترقی کرنی ہوگی کہ اُن حکمتوں کو دوبارہ دنیا میں لوٹانا شروع کرو اور پھیلانا شروع کرو مگر اس طریق پر کہ تم اور بھی زیادہ اُن علوم میں اور اُن حکمتوں میں ترقی کرو جن کا فیض تم سے غیروں کی طرف جاری ہو رہا ہو۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کے پیش نظر میں نے ان کو متنبہ کیا کہ تم اسلام کی تعلیمات کی علمبردار تو ہو، اسلام کی تعلیمات کی اجارہ دار نہیں رہی۔ بدقسمتی سے اسلام ایک ایسے دور سے گزر چکا ہے جس میں یہ حکمتیں اسلام سے کھوئی گئیں اور غیر قوموں نے حاصل کرلیں۔ تم جن میں آکے بسی ہوئیاں تمہیں وہ حکمتیں بھی نظر آئیں گی اور وہ علوم بھی دکھائی دیں گے ان کو اخذ کرنے میں ہرگز تردد نہیں کرنا اور جھوٹی لاف اور تعلی سے کام نہیں لینا کہ ہم دنیا کو دینے کے لئے آئے ہیں۔ ہمارا معاشرہ سب سے اچھا ہے اس لئے ہم جو کچھ تمہارے لئے لے کر آئے ہیں اس کو اسی طرح قبول کرلو۔ یہ تو قابل قبول نہیں ہے کہ پنجاب کے کسی ایک ضلع کا معاشرہ مثلاً گجرات کا معاشرہ جرمن قوموں پر ٹھونس دیا جائے کہ یہ اسلامی معاشرہ ہے۔ وہ معاشرہ جو اسلام کی تعلیم کے اکثر حصوں سے بالکل عاری ہو چکا ہو، جہاں چوری عام ہو۔ جہاں جھوٹ عام ہو، جہاں دھوکہ عام ہو چکا ہو، جہاں بدنظری عام ہو۔ ہر قسم کی بیماریاں اور غلط رسوم اس طرح رائج ہو چکی ہوں کہ عملاً ایک اسلامی ملک میں ایک غیر اسلامی رواج قائم ہو چکا ہو اور غیر اسلامی سماج نے قوم کو جکڑ لیا ہو۔ ایسی بدرسوم، ایسی بد عادات کو اسلامی معاشرہ (کے طور پر) پیش کرنے کا حق کس نے ہم لوگوں کو دیا ہے۔ پس اسی مضمون کی باتیں تھیں جو میں نے اپنے رنگ میں اُن کو سمجھائیں۔ اور بتایا کہ بعض باتوں سے احتراز لازم ہے جہاں بے حیائی کی تعلیم ہے جو مغرب دے رہا ہے۔ جہاں اور بہت سے ایسے بنیادی نقائص ہیں جو اسلام کی پاکیزہ عائلی زندگی کو مجروح کرنے والی باتیں ہیں اُن سے احتراز لازم ہے۔ لیکن دیگر اچھی باتوں سے نہ صرف یہ کہ احتراز لازم نہیں بلکہ ان کو اختیار کرنا ضروری ہے۔

پس یہ مقابلوں کے وہ میدان ہیں جو ہمارے لئے اکیسویں صدی میں کھولے جا رہے ہیں اور ان کے متعلق تمام دنیا کی جماعتوں کو ایسے مقابلوں کا انتظام کرنا چاہیئے۔ ایسے طریق اختیار کرنے چاہئیں جس سے تمام احمدی کی تعلیم و تربیت ہو۔ اُس کا ذہن اور اس کی قلبی صلاحیتیں جاگر ہوں۔ صرف یہی نہیں کہ ہم نصیحت کے ذریعے اُسے بتائیں کہ اسے کیا کرنا چاہیئے بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہر جگہ کی جماعتیں اپنے اپنے ملک کے لحاظ سے ایسے Study Groups بنائیں۔

ایسے صاحب عقل و فہم لوگوں کی سوسائیٹیاں قائم کریں

یا اُن کے ادارے قائم کریں جو اِن باتوں پر غور کریں اور ہر ملک میں اس لحاظ سے ریسرچ کے کھلے میدان پڑے ہوئے ہیں۔ غانا کی رسوم اگرچہ وہ افریقہ ہے باقی افریقہ کے ممالک سے مختلف بھی ہیں۔ نائیجیریا کی رسوم اگرچہ وہ افریقہ ہے باقی افریقی ممالک سے مختلف بھی ہیں اور اُن رسوم میں سے کچھ ایسی ہوں گی جو اسلامی مزاج رکھتی ہوں گی۔ اور کچھ ایسی ہوں گی جو یقیناً اسلامی مزاج سے عاری بلکہ اس کے مخالف ہوں گی۔ اسی طرح جاپان کا معاشرہ ہے۔ اسی طرح چین کا معاشرہ ہے جن جن نئی قوموں میں احمدیت داخل ہوئی ہے اُن میں بعض جگہ اسلام پہلے سے موجود تھا لیکن بگڑی ہوئی صورت میں۔ اس کی وجہ سے اور بھی زیادہ اُلجھنیں پیدا ہو چکی ہیں اور مسلمانوں کے علاقوں میں بھی غیر اسلامی رسم و رواج جڑ پکڑ چکے ہیں اور انہوں نے قومی معاشرے کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے پس ملکوں کے اندر بھی پھر فرق ہے۔ غانا کے وہ علاقے جو مسلمان ہیں وہاں کے رسم و رواج ان علاقوں سے مختلف ہیں جو عیسائی ہیں اور عیسائی علاقوں کے رسم و رواج کسی حد تک ان علاقوں سے مختلف ہیں جو پیگن (PAGAN) کہلاتے ہیں یعنی بد مذہب۔ اور اس کے باوجود تینوں کے اندر اقدار مشترک بھی ہیں یعنی ایسی مشترک اقدار ہیں جو اسلامی بھی ہیں اور مشترک اقدار ایسی بھی ہیں جو کلیۃً غیر اسلامی ہیں تو

ایک ہی مُلک کا اگر آپ تجزیہ کریں

تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ کس طرح کھچڑی پکی ہوئی ہے اور وہاں بڑی واضح نظر کے ساتھ ان امور کا مطالعہ کرنا، اُن رجحانات کا تجزیہ کرنا اور اسلامی معاشرے کے نقوش کو نتھار کر اور الگ کر کے ان قوموں کے سامنے پیش کرنا ایک بہت ہی بڑا اور عالمگیر چیلنج ہے جو جماعت احمدیہ کو درپیش ہے اور جتنا اس صدی میں یہ چیلنج اُبھرا ہے اور اُبھرنے والا ہے ویسا پچھلی صدی میں آپ کو عشر عشیر بھی اس کے ساتھ واسطہ نہیں پڑا۔ پس اب چاہیئے کہ ہم تمام ممالک میں ان امور کے اوپر غور کرنے کے لئے کمیٹیاں بنا دیں۔ بعض دانشوروں کو اس طرف متوجہ کریں۔ بعض تحقیقات کے سیل قائم کریں اور ان میں دونوں قسم کے تحقیق کرنے والے شامل ہونے چاہئیں۔ جہاں پاکستانی موجود ہیں، ہندوستانی موجود ہیں اور اس کے علاوہ دوسری قومیں ہیں وہاں بہتر یہ ہوگا کہ کچھ پاکستانی اور ہندوستانی بھی ان قوموں کے محققین کے ساتھ شامل کر لئے جائیں اور جہاں یہ نہیں ہیں وہاں ضروری ہے کہ جو بھی تحقیق ہو اور جس نہج پر اس تحقیق کے نتائج نکلیں اُن سے مرکز کو ساتھ کے ساتھ مطلع رکھا جائے تاکہ اگر کسی جگہ کوئی غلط فہمیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے تو انہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

مثلاً پردہ ہے

پردے میں بھی اتنے اختلافات ہیں کہ اس کی وجہ سے اب ایک بالکل نئی صورت اُبھر کر سامنے آرہی ہے۔ ہمارے اپنے ملک میں بھی پردے کی دو قسمیں ہیں۔ کئی قسمیں ہیں لیکن نمایاں طور پر دو قسمیں ہیں۔ ایک دیہاتی پردہ اور ایک شہری پردہ۔ دیہاتی پردے میں ملانوں کے گھروں کے سوا اِلّا ماشاء اللہ پردہ عام چادر سے کیا جاتا ہے اور روزمرہ عورتیں وہ کام کرتی ہیں جن میں برقعہ اوڑھنا ممکن ہی نہیں۔ وہ کھیتوں میں جاتی ہیں۔ روزمرہ کے کام کرتی ہیں۔ بھٹیاروں میں دانے بھونتیں اور کئی قسم کے ایسے کاموں میں خواتین مصروف رہتی ہیں جن کے متعلق اس جگہ کے ملاں بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کرتے کہ یہ غیر اسلامی طرز زندگی ہے۔ اب مثلاً یہ ایک چھوٹا سا سوال ہے کہ کیا یہ واقعی غیر اسلامی طرز زندگی ہے۔ اگر نہیں ہے تو پھر شہروں کا پردہ مختلف کیوں ہے۔ اگر مختلف ہے تو کس حد تک اُسے مختلف ہونے کا حق ہے۔ پردے کی رُوح کیا ہے اور کہاں کن حالات میں کس صورت میں وہ اُبھرے گا۔ افریقہ میں پردے کی اور نوعیت ہے اور پردے کے مسائل مختلف ہیں۔ افریقہ میں بعض جگہ بعض مسلمان علاقوں میں پردہ اتنا سخت ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ عورت نے تنبو اوڑھا ہوا ہے اور وہ تنبو میں قید ہر جگہ پھر رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان علاقوں کے علماء نے

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ

کی غلط تشریح سمجھی۔ وہ سمجھے کہ یہ جو قرآن کریم میں ذکر ہے کہ جنت میں

حوریں ہوں گی جو خیموں کے اندر قلعہ بند ہوں گی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انکو ایسا برقعہ اڑھادو کہ بالکل یوں لگے کہ تنبو پھر رہا ہے اور یہی حوریں ہیں۔ محض ایک جاہلانہ تشریح ہے جس نے ایک کریہہ منظر پیدا کیا ہے۔ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے زمانہ میں معاشرے نے یہ رنگ نہیں اختیار کیا تھا۔ اس کے برعکس دوسری طرف اُسی ملک میں چلے جائیں تو عورتیں اس طرح پردہ سے بے نیاز ہیں کہ چھاتیاں بھی ننگی اور اس پر کوئی شرم بھی نہیں۔ یعنی یہ نہیں سمجھا جاتا کہ یہ بے شرم عورت ہے جو ننگی پھر رہی ہے۔ بلکہ کچھ غربت کے اثرات، کچھ پرانے معاشرے کے اثرات وہ اس بات میں کسی قسم کی حیاء محسوس ہی نہیں کرتی۔ نہ وہ دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ کوئی عجیب بات ہے۔ اب ایک ہی ملک میں یہ دو کنارے ہیں۔ اسلامی معاشرہ کیا ہے۔ وہ بیچ کی کیا راہ ہوگی جہاں ان لوگوں کو بھی کھینچ کے لانا ہوگا اور ان لوگوں کو بھی کھینچ کے لانا ہوگا۔ یہ سوال اُس ملک کے لئے ایک خاص اہمیت اختیار کر جاتا ہے پس صرف پردہ کو ہی آپ لے لیں۔ تو ہر ملک کے چیلنج الگ الگ ہیں۔ ہر ملک کے معاشرے کی شکلیں مختلف اور ان شکلوں میں سے اسلامی خدوخال تلاش کرنے ایک مختلف مسئلہ بن جاتا ہے۔ پس تمام دنیا میں جب تک مقامی طور پر ابھی سے ان امور کی طرف توجہ شروع نہ کی جائے تو آئندہ بڑے بھاری خطرات درپیش ہوں گے۔ سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ احمدیت مختلف ممالک میں مختلف برتنوں میں پڑ کر مختلف شکلیں اختیار کر جائیگی۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام اس کی دو شکلیں ہوسکتی ہیں۔ ایک تو پانی کی شکل جس معاشرے میں جائے اس کے مطابق کچھ نہ کچھ ڈھل جائے اور ایک منجمد چیز کی شکل کہ جو ڈھل نہیں سکتی کاٹی جاتی ہے۔ اسلام ان دونوں کے مابین چیز ہے۔ بعض پہلوؤں سے ڈھلنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور اختیار بھی رکھتا ہے بعض پہلوؤں سے منجمد ہے اور اس معاملے میں اتنی سختی سے منجمد ہے کہ کاٹے بغیر نئی شکل اختیار کر نہیں سکتا۔ اور کاٹنے کی اجازت نہیں ہے۔ پس ایک مثال کو لے کر پوری طرح اسلام پر چسپاں کرنا بھی ممکن نہیں۔ دوسری مثال کو لیکر بھی اسلام پر پوری طرح چسپاں نہیں کیا جاسکتا۔ ان دونوں کے مابین ایک رستہ ہے جو اسلامی رستہ ہے اُسے اختیار کرنا ہوگا پس آج کے خطبہ میں میں صرف یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ تمام دنیا میں اگلی صدی کے آنے والے خطرات کو ملحوظ رکھتے ہوئے احمدیوں کی نگران کمیٹیاں مقرر کردی جائیں جو معاشرتی پہلو سے پیش آمدہ خطرات کی نشاندہی کریں۔ اور موجودہ یا رائج الوقت معاشر کے خدوخال کی جانچ پڑتال کریں۔ اور جو غیر اسلامی رسمیں ہیں ان کی نشاندہی کر کے ان کے خلاف اُس ملک میں جہاد شروع کریں۔ اور جو اسلامی رسمیں ہیں ان کی تائید میں ہوا چلانے کے لئے جدوجہد کریں اور جہاں جہاں اسلام کی مقامی معاشروں سے صلح ممکن ہے۔ انہیں بڑی جرأت کے ساتھ اور حوصلہ کے ساتھ قبول کرنے پر آمادہ ہوں۔ اور ان کے متعلق اعلان کریں کہ یہ جو طرز زندگی ہے یہ ہرگز غیر اسلامی نہیں ہے۔ یہاں صلح ہوسکتی ہے اور وہاں صلح نہیں ہوسکتی۔ یہ تمام امور ہیں جن پر ہمیں لمبا عرصہ محنت کرنی ہوگی اور ہر ملک میں محنت کرنی ہوگی۔ ان ہی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنا ہوگا۔ جو نئی صدی سے وابستہ ہوگئی ہیں۔ اور وہ ایسے خطرات کی شکل میں آرہی ہیں جو خوشخبریوں سے چمٹے ہوئے ہیں۔ پس یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ خوشخبریاں ہی خوشخبریاں ہی لیتے رہیں اور اُس کے ساتھ آپ کو کوئی محنت نہ کرنی پڑے کوئی خطرات لاحق نہ ہوں۔ آپ کو ان خطرات سے نپٹنا ہوگا جو خوشخبریوں کو لاحق ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔ گلاب کا پھول پھولوں کا سرتاج ہے اور اس کے ساتھ کانٹے لگے ہوتے ہیں۔ نسبتاً کم درجہ کی پھولوں کے ساتھ کانٹے نہیں بھی ہوتے مگر وہ چمن جس میں ہر قسم کے پھول ہوتے ہیں اس کا کانٹوں کے بغیر تصور ہی نہیں ہوسکتا۔ پس ہر قسم کی خوشخبری کے ساتھ بھی کچھ کانٹے لگے ہوتے ہیں ان کانٹوں کو پہچاننا ضروری ہے۔ ان سے بچنا ضروری ہے۔ لیکن یہ خیال کر لینا بہرحال غلط ہے کہ آپ کو ایسی خوشخبریاں ملیں گی اس صدی میں جس کے ساتھ کوئی خطرات وابستہ نہ ہوں۔ کوئی خطرات لاحق نہ ہوں، ایک اور بہت بڑا خطرہ جس کا ہمیں مقابلہ کرنا ہوگا۔ وہ نسل پرستی کا خطرہ ہے۔ اس موضوع پر میں انشاء اللہ آئندہ خطبے میں یا اُس سے آئندہ خطبے میں روشنی ڈالوں گا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو بڑے چیلنج ہیں جو یہ صدی ہمارے لئے لے کر آئی ہے ان کے متعلق ہمیں ہر پہلو سے تیار رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور خود روشنی عطا کرے کیونکہ یہ رستے خطرناک ہیں ان میں غلط فیصلے بھی ہوسکتے ہیں اور آج کے غلط فیصلے کل کے بہت بڑے خطرناک رجحانات اور رسم ورواج میں تبدیل ہو جائیں گے۔ تو دعا کرتے ہوئے، ڈرتے ہوئے اس راہ پر آگے قدم بڑھانا ہے۔ مگر قدم آگے ضرور بڑھانا ہے کیونکہ یہ ہماری ذمہ داری ہے اور اس سے اجتناب کی کوئی صورت ممکن نہیں ٭

عشرہ وصولی وقفِ جدید — ۲۸ر نومبر تا ۷ر دسمبر ۱۹۹۰ء

امراء و صدر صاحبان، سیکرٹری مال وقفِ جدید اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے ضروری گذارش

وقف جدید کے سالِ رواں کے ختم ہونے میں بہت کم وقت باقی ہے لہٰذا وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی کے لئے ۲۸ر نومبر تا ۷ر دسمبر ۱۹۹۰ء عشرہ وصولی وقف جدید منایا جارہا ہے اس عشرہ کے دوران درج ذیل امور خاص طور پر پیش نظر رکھیں جائیں۔

● ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک کی جائے۔

● ایسے احباب جن کی طرف سے نہ تو کوئی وعدہ ہے اور نہ کوئی ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

● مجلس مشاورت ۱۹۸۸ء کے فیصلے کے مطابق امسال معاونین خصوصی کی تعداد میں معتد بہ اضافہ کیا جائے (صف اوّل ۱۰۰۰/- روپیہ یا اس سے زائد۔ صف دوم پانچ صد سے ایک ہزار سے کم)

● تمام بچے اور بچیاں وقف جدید کے دفتر اطفال میں شامل ہوں جن بچوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ یکصد روپیہ یا اس سے زیادہ ادا کر کے ننھے مجاہدین اور ننھی مجاہدات کی صفوں میں شمولیت فرمائیں۔

● یہ تسلی کرلیں کہ ہر جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے مرد اور عورتیں تمام کے تمام خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں

● تعلیم و تربیت کے علاوہ وقفِ جدید کا ایک اہم کام خدمت خلق کا بھی ہے جس کیلئے "خدمت خلق" اور "عطایا وقف جدید" کے نام سے دو علیحدہ مدات قائم ہیں احباب ان مدات میں بھی حسب توفیق ضرور شمولیت فرمائیں۔ کوشش فرمائیں کہ آپ کی جماعت وقف جدید کی ہر مد میں گذشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ کے ساتھ قربانی پیش کرے۔

آخری اور ضروری گذارش یہ ہے کہ احباب جماعت، کو دعاؤں کی تحریک فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اپنے فضل سے اس کامالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور اس کے مالی جہاد میں شامل ہونے والوں کی قربانیاں قبول فرماتے ہوئے انہیں اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے آمین ٭

والسلام۔ خاکسار

ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ بھارت

ضروری نوٹ:۔ رپورٹ فارمز بذریعہ سرکلر عہدیداران کی خدمت میں بھجوائے گئے ہیں گوشوارہ کے مطابق اپنی رپورٹ دفتر کو ارسال فرمائیں۔

تقریب رخصتانہ

عزیزہ مبارکہ نسرین مسلمہا بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال خرچ کا نکاح ہمراہ عزیز شمیم احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ مہر دین صاحب آف سکندرآباد آندھرا گذشتہ سال ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء جوبلی جشن کے مبارک دن ہوا تھا۔ بارات ۲۳ر اکتوبر کو سکندرآباد سے قادیان پہنچ گئی تھی اور ۲۵ر اکتوبر کو بعد نماز مغرب رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ مورخہ ۲۷ر اکتوبر کو مکرم سیٹھ مہر دین صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خوشی اور برکت کا موجب بنائے اور میاں بیوی کو اپنے بے حساب فضلوں، رحمتوں اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

حضور اقدس کا اظہار خوشنودی اور دُعا

نظارت ہذا کی طرف سے مالی سال ۹۰-۸۹ء کے اختتام پر اُن جماعتوں کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دُعا بھجوائی گئی تھی جن جماعتوں نے تشخیص بجٹ کے مطابق سو فیصد یا اس سے زائد چندہ جات کی ادائیگی کی ہیں۔ اس کے علاوہ اُن افراد کی اسم وار فہرست بھی بھجوائی گئی تھی۔ جن افراد نے اپنے چندوں میں نمایاں اضافہ کرتے ہوئے بانشرح بجٹ لکھوائے ہیں۔ اور اُس کے مطابق ادائیگی بھی کر رہے ہیں۔ نظارت ہذا کی اس تفصیلی رپورٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا۔

" الحمد للہ اللّٰھم زِدْ وبارِکْ وَ ثبِّتْ اقدامھم"

نیز خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے ایسی تمام جماعتوں اور افراد کے لئے خصوصی دُعا بھی کی ہے۔ اور فرمایا کہ

" اللہ تعالیٰ اِن کے اخلاص کو مزید ترقی دے اور ان کے رزق اور مال میں برکت بخشے آمین"

نظارت ہذا حضور اقدس کا یہ پیغام خوشنودی اور دُعائیں تمام جماعتوں اور افراد تک حضور اقدس کی ہدایت کے مطابق پہنچا کر یہ درخواست کرتی ہے کہ موجودہ مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں وہ تمام افراد اور جماعتیں مالی قربانی میں اپنا قدم آگے بڑھائیں جو ابھی پیچھے ہیں۔ تاکہ وہ بھی حضور اقدس کی دُعاؤں میں برابر کا حق دار بن سکیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ افراد جماعت کو بانشرح معیاری قربانی کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اپنے بے شمار افضال و برکات کا وارث بنائے اور ہر قسم کے آفات و مصائب سے دور رکھے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

منظوری امراء جماعت ہائے احمدیہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مندرجہ ذیل صوبوں اور جماعتوں میں امارت کا نظام شروع کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے نیز مندرجہ ذیل افراد کو صوبائی امیر اور امیر جماعت ۹۲ء تک مقرر کیا ہے۔ حضور کا یہ ارشاد زیر ریزو لیوشن ۱۱۵ اور ۱۱۶ مورخہ ۱۰-۱۱-۹۰ ریکارڈ صدر انجمن احمدیہ ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین۔

۱۔ صوبائی امیر وادی کشمیر و امیر جماعت احمدیہ باڑی پورہ۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک یاڑی پورہ

۲۔ صوبائی امیر بنگال و امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ۔ مکرم ماسٹر شرافت علی صاحب کلکتہ

۳۔ صوبائی امیر آندھرا و امیر جماعت سکندرآباد ۔ مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد صاحب الٰہ دین سکندرآباد

۴۔ صوبائی امیر کرناٹک و امیر جماعت بنگلور ۔ مکرم میر شفیع اللہ صاحب بنگلور

۵۔ صوبائی امیر اڑیسہ و امیر جماعت احمدیہ کٹک ۔ مکرم ڈاکٹر عبد الباسط خان صاحب کٹک

امراء جماعتہائے احمدیہ بھارت

۱۔ امیر جماعت احمدیہ کروناگاپلی	مکرم بی۔ عبد الجلیل صاحب
۲۔ امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ	مکرم اے۔ پی کنہامون صاحب
۳۔ امیر جماعت احمدیہ پینگاڈی	مکرم سی۔ کنی عبد اللہ صاحب
۴۔ امیر جماعت احمدیہ بھوبنیشور	مکرم عبد القادر خان صاحب
۵۔ امیر جماعت احمدیہ کانپور	مکرم طاہر احمد صاحب سونگھڑہ
۶۔ امیر جماعت احمدیہ بمبئی	مکرم غلام محمود صاحب راٹھوری
۷۔ امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ	مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب

(۴)۔ خاکسار کے چچا مکرم محمد صدیق صاحب آف کراچی جو کہ میری بھتیجی کی شادی میں شرکت کی غرض سے ادھر آئے تھے پر ۲۷/۱۰ کی صبح کو اچانک اعصابی کمزوری کا شدید حملہ ہوا جس سے بائیں سائیڈ بہت متاثر ہوگئی ہے موصوف کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دُعا ہے (محبوب احمد امروہی قادیان)

ضروری اعلان بسلسلہ وقف نو

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے تحریک وقف نو کی مقررہ مدت ختم ہونے میں تقریباً ۴ ماہ باقی رہ گئے ہیں اس لئے آئندہ پروگرام اور لائحہ عمل کے لئے حضور نے مندرجہ ذیل اہم فیصلہ فرمایا ہے۔

(۱)۔ چونکہ ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کو تحریک وقف نو کی مقررہ مدت ختم ہو رہی ہے اس لئے اس کے ساتھ ہی تحریک وقف نو میں شمولیت ختم ہو جائے گی۔

(۲)۔ ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد بچوں کا وقف حسب سابق وقف اولاد کے تحت جاری رہے گا۔

(۳)۔ ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد صرف وہ بچے تحریک وقف نو میں شامل ہو سکیں گے۔

(i)۔ جن کے والدین نے اپنی متوقع اولاد کو وقف کرنے کی درخواست باقاعدہ تحریری طور پر ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل بھجوا دی ہوگی۔ ان کے بچے جب بھی پیدا ہوں گے اس تحریک میں شامل ہو سکیں گے۔

(ii)۔ یا جن کے والدین نے ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل باقاعدہ تحریری طور پر وعدہ کیا ہو کہ آئندہ بچہ/بچی کو وقف کریں گے۔ ایسے احباب کو جب بھی خدا تعالیٰ اولاد عطا فرمائے گا وہ وقف نو میں شامل ہو سکیں گے۔

(۴)۔ وہ احباب جن کے اس چار سالہ عرصہ (۳ر اپریل ۱۹۸۷ء تا ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء) میں بچے پیدا ہوئے ہیں۔ مگر انہوں نے وقف کے لئے درخواست نہیں بھجوائی اور ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد اس عرصہ میں پیدا شدہ بچوں کو وقف کرنا چاہیں گے۔ وہ وقف نو میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

حضور انور کی ان حالیہ ہدایات کے علاوہ تحریک وقف نو کے متعلق چند اور بھی ضروری گزارشات ہیں۔

۱۔ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء سے قبل کے بچوں کی درخواستیں وقف اولاد کے تحت براہ راست دفتر تحریک جدید کو بھجوائی جائیں کیونکہ وقف نو میں وہ بچے شامل کئے جا رہے ہیں جو ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔

۲۔ جو احباب وقف نو میں شمولیت کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں خط تحریر کریں۔ وہ بچے کا نام، بچے کے والد/ والدہ اور دادا کا نام اور پورا پتہ ضرور تحریر کریں۔

۳۔ جن احباب کو وقف نو کے فارم بھجوائے گئے ہیں وہ جلد از جلد ان فارم کو پر کر کے واپس بھجوائیں کیونکہ ان کی وجہ سے ریکارڈ کی تیاری کا کام مکمل نہیں ہوا۔

۴۔ جو احباب اپنے وقف شدہ بچوں کی تصاویر حضور انور کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں وہ تصویر کی پشت پر بچے کا نام اور والد کا نام اور پتہ، اگر حوالہ وقف نو معلوم ہو تو ضرور درج کیا کریں۔ تاکہ شعبہ وقف نو کو معلوم ہو سکے کہ کس کی تصویر ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

درخواست ہائے دُعا

(۱)۔ محترمہ عزیزہ امۃ الشکور بنت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب واقف زندگی کے والد محترم تشویشناک طور پر علیل ہیں۔ عزیزہ موصوف ان کی صحت و سلامتی کام کرنے اور خدمت دین بجا لانے والی لمبی عمر پانے کے لئے درخواست دُعا کرتی ہیں اور اپنے سارے خاندان کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے بھی

(۲)۔ مکرم عارف احمد صاحب واسکوڈی گاما گوا سے تحریر فرماتے ہیں کہ کچھ روز تک ایک نیا کاروبار کرنے کا ارادہ ہے کاروبار میں برکت اور مشکلات کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں

(ادارہ)

(۳)۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم سید فرقان احمد صاحب بمبئی کی والدہ بیمار ہیں ڈاکٹروں نے پتھری بتائی ہے علاج جاری ہے۔ اسی طرح خاکسار کے والد مکرم منشی منظور احمد صاحب درویش قادیان کی صحت پہلے سے ٹھیک ہے۔ کمزوری تا حال کافی ہے۔ خاکسار کے بھائی مکرم ظفر اقبال صاحب اور مکرم مبشر احمد صاحب، طارق آف دبئی کے کاروبار میں برکت اور پریشانیوں کے ازالہ نیز ظفر اقبال صاحب کے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ نیز خاکسار کو خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار مبارک احمد بابو (ایم اے))

قادیان دارالامان میں

مجالس انصار اللہ بھارت کے گیارھویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام۔ مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کے دلچسپ پروگرام

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل انچارج شعبہ رپورٹنگ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجالس انصار اللہ بھارت کا گیارھواں سالانہ اجتماع اپنی مقدس روایات کے ساتھ ۱۷ ر اخاء اکتوبر ۱۹۹۰ء کو منعقد ہو کر ۱۸ ر کو بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

اس اجتماع میں قادیان کے انصار کے علاوہ بھارت کی ۱۶ مجالس کے ۲۱ نمائندگان نے باوجود مخدوش حالات کے دور دراز کا سفر اختیار کر کے شرکت فرمائی۔

۱۷ ر اخاء (اکتوبر) کو نماز تہجد سے اس کا آغاز ہوا جو مسجد مبارک میں خاکسار عبدالحق فضل ایڈیٹر بدر نے باجماعت پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم سابق صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے "ذکر الٰہی کے فوائد" کے عنوان پر پُر اثر درس دیا۔ جس میں قرآن کریم کی آیات احادیث نبوی ؐ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات عالیہ پیش کئے۔

بعدہ دس منٹ تک مسجد مبارک میں ہی اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی گئی پھر بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس

مدرسہ احمدیہ کے صحن میں اجتماع گاہ سائبان قطعات لاؤڈ سپیکر اور خوشنما گیٹ اور دوسری وقتی ضروریات سے مرصع تیار کیا گیا تھا۔ اس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت نو بجکر چند منٹ پر اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم کنہی احمد صاحب ناظم مجلس انصار اللہ کیرلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر اجلاس نے پرچم کشائی کی اس موقعہ پر زیر لب مسنون دعائیں ہوتی رہیں اور اسلامی نعروں سے فضاء آسمانی گونج اٹھی۔

بعدہ صدر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت کے ساتھ ملکر احباب کرام نے احتراماً کھڑے ہو کر مجلس کا عہد دہرایا بعد ازاں محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے نظم (حمد و ثنا) خوش الحانی سے پڑھی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور تازہ پیغام محترم صدر مجلس بھارت نے پڑھ کر سنایا جو اخبار بدر کی اشاعت ۸/۱۱/۹۰ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے اس بابرکت پیغام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بعدہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور مجالس کی حسن کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے بعض کمزوریوں کی بھی نشاندہی کرتے ہوئے اصلاح کی طرف توجہ دلائی نیز بتایا کہ مجالس کی حسن کارکردگی کے اعتبار سے تیار کئے گئے موازنہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

اوّل۔ مجلس انصار اللہ کلکتہ۔
(محمود ٹرافی کی دوسری مرتبہ مستحق قرار پائی)
دوم۔ مجلس انصار اللہ قادیان
سوم۔ مجلس انصار اللہ کانپور

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مجالس کو خصوصی انعام دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ عثمان آباد۔ موسابنی مائنز بادگیرا اور بھدرواہ اور انفرادی طور پر پُر جوش داعیان الی اللہ کے طور پر مکرم محمد عبد الباقی صاحب ناظم انصار اللہ بہار۔ مکرم سید بشیر احمد صاحب پٹنہ اور مکرم محمد شریف صاحب حیدر آباد کو اور بحیثیت حسن کارکردگی مکرم ماسٹر مشرف علی صاحب ناظم انصار اللہ بنگال اور مکرم فیروز الدین صاحب انور زعیم انصار اللہ کلکتہ کو انعام خصوصی کا مستحق قرار دیا گیا۔

افتتاحی خطاب

صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی خطاب میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ پیغام کی روشنی میں فلسفہ توحید اور بھارت میں اس کی ضرورت و اہمیت پر لطیف انداز میں روشنی ڈالی۔ اور احباب جماعت کو اسی سلسلہ میں خصوصی ذمہ داریاں انجام دینے کے لئے تحریک فرمائی اجتماعی دعا پر پروگرام ختم ہوا بعدہ مکرم فضل الٰہی خانصاحب درویش قادیان نے درثمین سے ایک پُر اثر نظم خوش الحانی سے پیش کی۔

تقاریر

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ آف لنڈن نے لقاء الٰہی کے عنوان پر فرمائی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات حاصل کرنے کا سب سے اعلیٰ ذریعہ عبادت الٰہی ہے اور یہی انسانی زندگی کا مقصد ہے اس کے حصول کے مختلف ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے موصوف نے سب سے پہلا اور بنیادی ذریعہ نماز باجماعت کے قیام کے بارہ میں تفصیل سے بیان فرمایا۔

دوسری تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مولف اصحاب احمد نے "صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جذبہ اطاعت" کے عنوان پر فرمائی آپ نے متعدد روایات پیش کرتے ہوئے نہایت لطیف انداز میں بیان کیا کہ الٰہی سلسلہ سے وابستگی کے بعد اسی قدر انسان الٰہی برکات سے متمتع ہوتا ہے جس قدر اس کا جذبہ اطاعت مضبوط ہوتا ہے۔ آخر میں آپ نے مکرم مولوی محمد حسن صاحب امروہی اور مکرم خواجہ کمال الدین صاحب کی مثالیں پیش کر کے بتایا کہ ان لوگوں میں جس حد تک جذبہ اطاعت کی کمزوری تھی اسی قدر ان کو نقصان اٹھانا پڑا

تیسری تقریر محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ نے "تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر بیان فرمائی آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خصوصی خطبہ کا خلاصہ لطیف انداز میں پیش کیا جو تربیت اولاد سے بڑا گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام انی احافظ کل من فی الدار جو تقریباً ۱۲ مرتبہ حضور علیہ السلام پر نازل ہوا پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ ایک سو سال سے قادیان دارالامان میں بار بار یہ الہام پورا ہوتا چلا آرہا ہے جب بھی بد امنی کے سامان پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ قادیان کو دارالامن ثابت کرتا رہتا ہے اور آج بھی یہ مقام امن ہے۔

امن است در مقام محبت سرائے ما۔

نمائندگان کی تقاریر میں سب سے پہلے محترم مشرق علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ اور ناظم انصار اللہ بنگال نے بنگال اور آسام کے نہایت ایمان افروز تبلیغی حالات بیان فرمائے اور آپ بعض دوسرے احباب کے ساتھ امسال جلسہ سالانہ U.K میں بھی شریک ہوئے تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں اور مغربی جرمنی کے دورہ کے نہایت ایمان افروز حالات بیان کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت بہتر رنگ میں تبلیغی تربیتی امور کو عملی جامہ پہنا سکیں گے۔

آپ نے بتایا کہ حال ہی میں مکرم مولوی امان اللہ صاحب کے ذریعہ سے ۱۲۵ افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں اور ایک بہت بڑا علاقہ احمدیت سے متاثر ہوا ہے جس کے نتائج انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد نکلیں گے اور بتایا کہ ایک ہزار بیعت کروانے کا وعدہ تھا ۳۰۰ بیعتیں ہو چکی ہیں الحمد للہ۔

آخر میں محترم عبدالحمید صاحب ٹاک

امیر جماعت احمدیہ کشمیر نے خطاب فرمایا اور بتایا کہ کشمیر کے ناساعد حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت جماعتی کاموں اور مالی قربانیوں میں پیش پیش ہیں۔

آسنور میں بہت بڑی اور عالیشان مسجد تعمیر کرنے کی جماعت کو توفیق مل رہی ہے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے بھی بڑی شان سے منائے گئے اور باقی امور بھی۔ خوش اسلوبی سے انجام دیئے جاتے رہے۔ آخر میں نماز ظہر اور عصر کی تیاری و ادائیگی اور تناول طعام کے لئے وقفہ کا اعلان ہوا اور اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا

دوسرا اجلاس

۱۷ اخاء (اکتوبر) کو محترم عبدالمجید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر کی زیر صدارت ۲-۳۵ پر دوسرے اجلاس کی کاروائی محترم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر ایڈیشنل زعیم اعلیٰ انصار اللہ قادیان کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی مکرم فیض اللہ صاحب انور زعیم اعلیٰ کلکتہ نے درثمین سے خوش الحانی سے نظم پیش کی بعدہ مجلس مذاکرہ بعنوان

"احمدیت کی دوسری صدی میں ہماری ذمہ داریاں" منعقد ہوا اسی عنوان پر محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاھد محترم سید محمد عبدالباقی صاحب ناظم انصار اللہ بہار نے باری باری خطاب فرمایا جسے حاضرین نے پسند کیا۔ صدر محترم کی پر مغز صدارتی تقریر پر اجلاس بخیر و خوبی برخاست ہوا

۴۵-۳ تا ۵-۴۵ حسن قراءت اور نظم خوانی کے علمی مقابلے ہوئے جس میں علی الترتیب ۱۰ - اور ۱۲ - انصار نے حصہ لیا۔ بعدہ کھیل کے میدان میں نماز مغرب تک ورزشی مقابلے ہوتے رہے۔

مجلس شوریٰ

بعد نماز مغرب و عشاء پونے ۸ بجے شب مدرسہ احمدیہ کے ہال میں محترم صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ پیغام کی روشنی میں ضروری پروگرام مرتب کئے گئے اور بعض دوسرے معاملات بھی طے کئے گئے بعد دعا مجلس شوریٰ اختتام پذیر ہوئی۔

اجتماع کا دوسرا دن ۹۰/۱۰/۱۸

نماز تہجد سے اجتماع کے دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز ہوا محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ نے مسجد مبارک میں باجماعت نماز تہجد پڑھائی۔ بعد نماز فجر محترم مولانا محمد عمر علی صاحب فاضل نے "درود شریف کے فضائل" کے عنوان پر پُر از معلومات درس دیا قرآن کریم احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منثور و منظوم کلام سے مضمون کی عمدہ انداز سے وضاحت فرمائی بعد ازاں حسب پروگرام مسجد مبارک میں ہی انصار بھائیوں نے ۱۰ منٹ تک اجتماعی طور پر قرآن کریم کی تلاوت کی بعدہ مقابلہ مشاہدہ معاینہ کا پروگرام تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے احاطہ میں عمل میں آیا۔

اجلاس سوئم

تیسرا اجلاس اجتماع گاہ میں محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی زیر صدارت نو بجے صبح محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے کلام محمود سے خوش الحانی کے ساتھ سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

بعدہ تقاریر کا آغاز ہوا سب سے پہلے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاھد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "خلافت رابعہ کی برکات" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے قرآن کریم کی آیت استخلاف کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک طرف وہ لوگ ہیں جو خلافت حقہ اسلامیہ سے محروم ہی نہیں بلکہ خلافت حقہ اسلامیہ سے سخت عناد کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور ان کی غیر اسلامی حرکات کے نتیجہ میں چودہ سو سال کے بعد یہودی فوجی سعودی عربیہ میں ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں اور دوسری طرف خلافت رابعہ کی برکات ہیں کہ تمام دنیا میں غیر معمولی طور پر اسلام کی نتیجہ خیز تبلیغ اسلام ہو رہی ہے۔ مباہلہ اور صد سالہ جوبلی میں حاصل ہونے والی نہایت ایمان افروز کامیابیوں اور برکات کو فاضل مقرر نے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔

ازاں بعد محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ فلسطین کبابیر نے دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر فرمائی اور پرجوش انداز میں بڑی تفصیل کے ساتھ اپنے سرکل میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں متعدد ایمان افروز حالات سنائے۔

بعدہ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش نے خوش الحانی سے نظم سنائی مکرم سید محمد عبدالباقی صاحب ناظم انصار اللہ بہار۔ مکرم امان اللہ خان صاحب معلم وقف جدید بنگال و آسام اور مکرم عبدالعظیم صاحب زعیم انصار اللہ عثمان آباد نے اپنے اپنے علاقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے نہایت ایمان افروز تبلیغی و تربیتی حالات پیش کئے ازاں بعد تقاریر کا مقابلہ ہوا جس میں ۱۰ - انصار نے حصہ لیا اس کے بعد نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور اجتماعی تناول طعام کے وقفہ کا اعلان ہوا اسی روز اطفال کے دینی نصاب کا امتحان بھی لیا گیا جس میں ۱۱ - اطفال نے پوری تیاری کے ساتھ حصہ لیا۔

اجلاس چہارم

ٹھیک اڑھائی بجے چوتھا اجلاس محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت شروع ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر مجلس انصار اللہ بھارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے جلسہ سالانہ U-K میں اپنی شمولیت اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایمان افروز ملاقاتوں کی تفصیل کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں خصوصاً ذیلی تنظیموں کو "ذکری" یعنی تلقین عمل اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف توجہ کرنے کی تحریک فرمائی۔

بعدہ مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا مجیب حضرات تھے۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاھد محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر اور خاکسار عبدالحق فضل۔ احباب کرام کے پیش کردہ سوالات کے سیر حاصل جوابات دئے گئے سامعین کرام نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ بعدہ احمدیہ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور پھر نماز مغرب و عشاء تقسیم انعامات کا اختتامی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کی نظم خوانی کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار خدام اور اطفال کو محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے اور آپ نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ جن اراکین نے محنت کوشش سے پروگراموں میں حصہ لیا اور انعامات جیت لئے اللہ تعالیٰ ان کو مبارک کرے لیکن جو انعامات حاصل نہیں کر سکے انکے لئے بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے وہ آئندہ زیادہ محنت اور تیاری کر کے اچھا مظاہرہ کر کے انعامات حاصل کرنے کی کوشش کریں اور نیکی تقویٰ میں بھی مسابقت کی روح کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

تقسیم انعامات اور اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ ہمارا یہ گیارھواں سالانہ اجتماع نہایت بابرکت ماحول میں اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علی ذالک

اللہ تعالیٰ اس کی روحانی برکات سے تمام شرکاء اجتماع کو متمتع فرمائے آمین

نمائندگان شوریٰ کے لئے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

کی

بعض اہم ہدایات

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ جماعتہائے احمدیہ بھارت کی دوسری مجلس مشاورت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ۲۹ دسمبر ۱۹۹۰ء کو قادیان میں منعقد ہوگی۔ نمائندگان کی راہنمائی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ارشاد فرمودہ بعض اہم ہدایات ذیل میں درج کی جا رہی ہیں۔ نمائندگان مشاورت ان کو ملحوظ رکھیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت بھارت

شوریٰ کا قیام

اسلامی شریعت کے مطابق کسی امر کے فیصلہ کا حق خلیفہ کو ہی ہے۔ دوسروں کا کام مشورہ دینا ہے۔ مجلس مشاورت کوئی فیصلہ نہیں کرتی بلکہ مشورہ دیتی ہے۔ فیصلہ خلیفہ کرتا ہے۔ یہ نہ کہا یا لکھا جائے کہ مجلس نے یہ فیصلہ کیا ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ مجلس نے یہ مشورہ دیا یا مجلس کے مشورہ پر خلیفہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔
(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء صفحہ ۷)

اجلاس شوریٰ سے غیر حاضر نمائندگان

جو ممبران شوریٰ سے بلا رخصت حاصل کئے اجلاس میں حاضر نہ ہوں آئندہ کے لئے ان کو شوریٰ کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائے۔
(رپورٹ شاورت ۱۹۵۶ء صفحہ ۳۰)

نمائندگان شوریٰ کے لئے ہدایات

(۱):۔ ہر شخص خدا کی طرف توجہ کرے اور دعا کرے کہ الٰہی میں تیرے لئے آیا ہوں تو میری راہنمائی کر۔ کسی معاملہ میں میری نظر ذاتیات کی طرف نہ پڑے نہ ایسا ہو کہ کوئی رائے غلط دوں۔ اور اس پر زور دوں کہ مانی جائے اور اس سے دین کو نقصان پہنچے۔ نہ ایسا ہو کہ مجھ میں نفسانیت آ جائے یا اپنی شہرت وعزت یا بڑائی کا خیال آ جائے نہ میں کسی غلط رائے کی تائید کروں۔ میری نیت اور رائے درست ہو اور تیری منشاء کے ماتحت ہو۔

(۲):۔ مشورہ کے وقت ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔ مشورہ کے معنی ہیں کہ اپنے دماغ کو صاف اور خالی کر کے بیٹھو۔ عام طور پر لوگ فیصلہ کر کے بیٹھتے ہیں کہ یہ بات منوانی ہے اور پھر اس کو پیش کرتے ہیں۔ مگر ہماری جماعت کو صحیح بات ماننی اور منوانی چاہیئے۔

(۳):۔ کسی کی خاطر رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ جو رائے صحیح سمجھیں وہ دیں۔

(۴):۔ کسی اور حکمت کے ماتحت رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے۔ اس کے لئے کونسی مفید بات ہے۔

(۵):۔ جو بات سچی ہو اسے تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیئے خواہ اُسے کوئی پیش کرے۔

(۶):۔ کوئی رائے قائم کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لیں لوگوں کی باتیں سنیں اور ان کا موازنہ کریں اور پھر رائے پیش کریں۔

(۷):۔ کبھی دل میں نہ رکھو کہ ہماری رائے مضبوط اور بے خطا ہے۔ بعض آدمی اسی میں ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہماری رائے غلط نہیں ہو سکتی۔ سچی اور علمی بات کو تسلیم کرو اور جہالت کی بات کو نہ مانو۔

(۸):۔ اس بات کے حق میں رائے دینی چاہیئے جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو۔

(۹):۔ ہماری تجاویز جن کے مقابلہ میں ہم کھڑے ہیں ان کی تجاویز سے بڑھ کر اور مؤثر ہوں۔

(۱۰):۔ رائے دیتے وقت دیکھو کہ جو بات پیش ہے وہ واقعہ میں مفید ہے یا مُضر۔ فردیات کو نہ دیکھو بلکہ واقعہ کو دیکھو مفید ہے یا مُضر۔

(۱۱):۔ سوائے کسی خاص بات کے یونہی دُہرانے کے لئے کھڑے نہ ہوں۔ ہاں اگر نئی تجویز ہے تو پیش کر دو۔

(ملخص از رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۴۰۸ اور ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۰۹)

شوریٰ کے نمائندہ کے فرائض

نمائندہ جو مجلس مشاورت میں شامل ہوتا ہے اُس کی نمائندگی یہاں کی کارروائی کے اختتام کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ وہ ایک سال تک جماعت کا نمائندہ رہتا ہے۔ اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ سارا سال لوگوں کو تحریک کرتا رہے اور وہ باتیں اُنہیں بار بار بتائے جو یہاں پاس ہوتی ہیں۔
(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۳ء صفحہ ۵)

شوریٰ سے متعلق معاملات کی نوعیت

اس مجلس کا نام مجلس مشاورت ہے۔ اس کے نام سے اس کے فرائض کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مگر بعض لوگ اس کے نام کو بھول جاتے ہیں۔ اس نام کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مجلس مشاورت ہے اور وہ مسائل نہیں آنے چاہئیں جو انتظام کی تفصیلات سے متعلق ہوں۔
(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۸)

سب کمیٹی کے ممبران کے لئے ہدایات

سب کمیٹیوں میں ایسے آدمیوں کے نام دینے چاہئیں جو اس کے لئے کافی وقت دے سکیں اور ان مضامین کے ساتھ ان کو مناسبت ہو۔ مناسبت سے میری مُراد ذہنی مناسبت ہے۔ یہ مُراد نہیں کہ وہ گریجویٹ ہوں یا خاص حد تک تعلیم حاصل کئے ہوئے ہوں بلکہ اخلاص اور تقویٰ ہی ایسی چیزیں ہیں جو کسی شخص کو دینی کاموں کا اہل ثابت کرتی ہیں۔
(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۳ء صفحہ ۲)

سب کمیٹی شوریٰ کے اجلاس سے غیر حاضری

جو اصحاب مجلس مشاورت کی مقرر کردہ سب کمیٹیوں کے اجلاس میں باوجود اطلاع دیئے جانے اور بُلانے کے جواب نہیں دیتے یا شریک نہیں ہوتے ان کا نام مجلس مشاورت میں پیش ہُوا کرے اور تین سال تک ان کو کسی سب کمیٹی کا ممبر مقرر نہ کیا جائے۔

سب کمیٹیوں کا طریقِ عمل

کوشش یہ ہو کہ رائے متفقہ ہو۔ اگر نہ ہو سکے تو کثرت رائے لکھی جائے۔ لیکن اگر قلیل التعداد والے سمجھیں کہ ان کی یہی رائے ہے جسے ضرور پیش کرنا چاہیئے تو ان کی رائے بھی لکھی جائے۔
(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۵۵)

تقریب شادی و درخواست دعا

مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۹۰ء بروز بدھ محلہ دھواں ساہی سونگھڑہ میں عزیزہ امۃ المولیٰ ساجدہ صاحبہ بنت برادرم مکرم سید حفیظ احمد صاحب آف سونگھڑہ حال مقیم نئی دہلی کا نکاح ہمراہ عزیزم سید عبدالرحیم خورشید احمد صاحب ابن مکرم سید عبدالقادر سیف الدین صاحب سے مبلغ گیارہ ہزار روپے مہر پر مکرم سید عبید السلام صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے پڑھا۔ الحمد للہ۔ دوسرے دن محلہ گوہانی پور سونگھڑہ میں عزیزم سید خورشید احمد صاحب کی طرف سے پُرتکلف دعوۃ ولیمہ دی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ بزرگان جماعت واحباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ اسی خوشی پر مکرم برادرم سید حفیظ احمد صاحب نے مبلغ بیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء۔
(خاکسار۔ سید شاہد احمد عفی عنہ نمائندہ بدر سونگھڑہ)

کرفیو کے دوران

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی امن واتحاد کے سلسلہ میں غیر معمولی خدمات

رپورٹ مرتبہ :۔ محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد

(۱) :۔ الحمد للہ ماہ اکتوبر میں آندھرا پردیش کے ٹیلی ویژن کے منتظمین کی طرف سے ٹیلی فون پر اطلاع ملی کہ آپ کو امن و قومی یکجہتی کا ایوارڈ ملا ہوا ہے۔ اس وقت ملک کے حالات نہایت ناگفتہ بہ ہیں لہذا ٹی وی پر ایک تقریر آپ کی ہم ٹیلی کاسٹ کرنا چاہتے ہیں۔ خاکسار نے عرض کی کہ ہم اللہ کے فضل سے تیار ہیں آپ تشریف لے آئیں چنانچہ منتظمین مشن ہاؤس میں کیمرے وغیرہ لے کر حاضر ہو گئے۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری پیغام صلح کو پیش کر کے اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا حوالہ دے کر امن اور شانتی سے رہنے کی بلا تفریق مذہب وملت تلقین کی جو عین کرفیو کے روز ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ اور اس طریق سے کم و بیش تین چار کروڑ افراد تک احمدیت کا یہ پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ اس تقریر کے خوشکن نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ ہندو اور مسلمان بھائی سب نے خوشی کا اظہار کیا اور کسی قسم کا کوئی اعتراض مخالفین کی طرف سے نہیں اُٹھایا گیا۔

(۲) :۔ ایک عظیم الشان امن ریلی سکندرآباد میں نکالی گئی جس میں شرکت کے لئے جناب صمتی ملت صاحب جین نے ہمیں مدعو کیا اور اُس ریلی میں خاکسار کے تین لیکچر خاص طور پر اہم چوراہوں میں قومی یکجہتی کے زیر عنوان کروائے گئے۔ جس کو الحمد للہ بہت پسند کیا گیا بلکہ غیر احمدی افراد بار بار مجھے تقریر کرنے کی درخواست کرتے رہے آخر ایک مقام پر تو ریلی کے منتظمین نے خاکسار کو گاڑی کے اُوپر ٹھہر کر تقریر کرنے پر اصرار کیا چنانچہ خاکسار نے اُن کی خواہش کے احترام میں گاڑی کے اُوپر ٹھہر کر تقریر کی۔ نیز ہر دو منزلے کے بعد منتظمین مائیک پر اعلان کر رہے تھے کہ یہ ریلی جماعت احمدیہ مسلم کے اشتراک اور تعاون سے نکالی جا رہی ہے اس موقعہ پر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب، مکرم خالد احمد صاحب ضمیر، مکرم حمید اللہ صاحب، مکرم محمود احمد صاحب نے خاکسار کو ہر ممکن تعاون دیا۔ اور اس طرح ہزاروں نہیں لاکھوں افراد تک ایک دن میں پیغام احمدیت دینے کا موقعہ ملا۔

(۳) :۔ سکندرآباد کے ایک بہت بڑے مندر میں جہاں مختلف مذاہب کے سرکردہ افراد موجود تھے نرنکاری مشن کے سیکرٹری کے ساتھ تبادلۂ خیالات ہوا جس میں جماعتی موقف کو ثابت کرنے اور بہتر اثر پیدا کرنے کا خدا تعالےٰ نے موقعہ فراہم کیا اور جماعت کی خوب تبلیغ ہوئی کیونکہ سب مذاہب کے چوٹی کے لوگ وہاں موجود تھے۔ میرے ہمراہ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب بھی تھے۔

(۴) :۔ اس ماہ کرفیو کے وقت حیدرآباد کی جماعت کو یہ توفیق ملی کہ بلا تفریق مذہب وملت غربا میں پانچ کوئنٹل چاول مفت تقسیم کئے گئے جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور ہندو مسلم امن و اتحاد کی فضاء پیدا ہوئی۔ الحمد للہ۔

(۵) :۔ اس ماہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی بھی مسلسل کرفیو اور بدامنی کے پیش نظر متاثر رہیں۔ لیکن پھر بھی حلقہ واری باجماعت نماز کا حالات کے پیش نظر اہتمام کیا جاتا رہا۔ فلک نما میں کالونی کے ایک گھر میں نمازیں ہوتی رہیں۔

(۶) :۔ جمعہ بھی مساجد میں متاثر رہا کیسٹ سنانے کا بھی انتظام نہیں کیا جا سکا۔

(۷) :۔ ان حالات کے باوجود خاکسار نے آندھرا کی بعض جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔

(۸) :۔ وقف عارضی میں اس ماہ مکرم ارشد حسین احمد صاحب، رضوان احمد صاحب، حیدر علی صاحب اور عبد الکریم صاحب نے میرے ساتھ ایام وقف کئے۔

(۹) :۔ ذیلی تنظیمات میں حیدرآباد کی لجنات نے پوری بھارت کی لجنات میں اجتماع کے موقع پر اوّل پوزیشن حاصل کی اور آندھرا پردیش کو اس سال یہ بھی خصوصیت حاصل رہی کہ متعدد لجنات کی تنظیموں نے مرکزی اجتماع پر خصوصی انعام حاصل کئے۔ نیز انصار اللہ میں بھی حیدرآباد کے مکرم محمد شریف صاحب کو داعی الی اللہ کا خصوصی انعام ملا۔ الحمد للہ۔

اس ماہ سکندرآباد کی ایک میٹنگ انصار اللہ میں خاکسار نے تقریر کی۔

(۱۰) :۔ چندہ جات وقف جدید میں حیدرآباد کی جماعت نے ۱۲ ہزار روپے اور لازمی چندہ جات میں تقریباً پندرہ ہزار روپے کی وصولی ہوئی ۔

ضروری اعلان بسلسلہ واپسی ریزرویشن بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء

امسال جلسہ سالانہ قادیان ۲۸-۲۷-۲۶ دسمبر میں شامل ہونے والے احباب کی واپسی میں سہولت کے لئے امرتسر ریلوے اسٹیشن سے ٹکٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ لہذا اس سہولت سے فائدہ اُٹھانے کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرما دیں۔

(۱) تاریخ واپسی ریزرویشن (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانی مقصود ہے (۳) درجہ فرسٹ کلاس A/C 2 Taire یا سیکنڈ کلاس تھری ٹائر (۴) ٹرین کا نام اور نمبر (۵) سفر کرنے والوں کی جنس اور عمر (۶) پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی وضاحت کی جائے۔ نصف ٹکٹ گیارہ سال کی عمر تک ملتا ہے۔

ضروری نوٹ :۔ ریلوے قوانین کے مطابق بڑے بڑے شہروں سے واپسی از امرتسر کی ریزرویشن وہاں سے ہو سکتی ہے۔ البتہ امرتسر پہنچ کر اس ریزرویشن کو کنفرم کرا لینا ضروری ہے۔ اور ٹکٹ پر ٹرین نمبر اور Seat / Berth نمبر نوٹ کروا کر مزید تسلی کر لی جائے۔ اور اگر وہاں سے ایسی سہولت نہ مل سکتی ہو تو پھر مندرجہ بالا کوائف ارسال فرما دیں۔ چونکہ ریزرویشن کافی دن پہلے کرانی ہوتی ہے۔ لہذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوا دی جائے تاکہ دفتر جلسہ سالانہ کو بروقت کارروائی کرنے میں سہولت ہو۔

دیگر معلومات و ہدایت

ریزرویشن کے لئے خط بھجوانے کے ساتھ ساتھ ہی مہربانی فرما کر واپسی کرایہ کی رقم بھی بذریعہ M.O. یا بنک ڈرافٹ ارسال فرما دیں (چیک قابل قبول نہ ہوگا) بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دی جائے۔

مہربانی فرما کر احباب جماعت ان ہدایات کی پابندی فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شرکت کرنے کی کوشش فرمادیں اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس مبارک اجتماع کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

بدر کی اعانت آپ کا قومی فریضہ ہے۔ مینجر بدر

لائبریری دار التبلیغ دہلی

دار التبلیغ دہلی کے لئے ایک جامع لائبریری بنانے کے لئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ انشاء اللہ بتدریج اس لائبریری کو مفید تر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کی بہتری کے لئے احباب مشورہ بھی دیں نیز مختلف مذہبی۔ ادبی اور مختلف علوم و فنون سے متعلق کتب اور جماعت احمدیہ کے علم کلام میں کام آنے والی حوالہ جات کی کتب بطور صدقہ جاریہ تحفۃً اس لائبریری کے لئے عنایت فرمادیں۔ اگر کوئی نایاب کتاب قیمتاً بھی دینا چاہتے ہوں تو اس کی تفصیل سے نظارت ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمادیں۔ تحفۃً پیش کی جانے والی کتب جلسہ سالانہ قادیان پر دستی لیتے آویں یا بھجوادیں تو یہاں سے دہلی منتقل کردی جائیں گی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تحریک جدید کا نیا سال مبارک ہو

مبارک ہو کہ تحریک جدید کا نیا ۵۷ واں سال یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ۱۲۴ ملکوں میں احمدیت قائم ہو چکی ہے۔ ان ملکوں میں مساجد کی تعمیر، قرآن کریم، اسلامی لٹریچر کی اشاعت، تعلیمی و طبی اداروں کا اجراء مجاہدین تحریک جدید کی قربانیوں اور دعاؤں کا ہی ثمرہ ہے۔ چندہ تحریک جدید عالمگیر فتح اسلام کے لئے صدقہ جاریہ، جہاد کبیر اور تاریخی نوعیت کی قربانی ہے۔ تحریک جدید کا ایک ایک لفظ قرآن کریم اور ارشادات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور ہر احمدی مرد و عورت، بچہ بوڑھا نمایاں اضافہ سے چندہ تحریک جدید لازماً ادا کرے۔ بلکہ فوت شدہ بزرگان کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید ادا کرنا لازمی ہے۔ موجودہ حالات میں ہمارا فرض ہے کہ چندہ تحریک جدید کئی گنا نمایاں اضافہ سے لازماً ادائیگی کرتے ہوئے عالمگیر فتح اسلام کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ نئے سال کے وعدہ جات اور ادائیگی سے جلد دفتر تحریک جدید قادیان کو اطلاع فرمائیں۔ نیز یہ بھی کہ گزشتہ سال سے کتنے گنا زیادہ اضافہ کے ساتھ افراد جماعت نے حصہ لیا۔ یہ اطلاع یقیناً حضور انور کی خوشنودی اور دعائیں حاصل کرنے کا موجب ہوگی۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

صنعت و روزگار

۱۹۸۹ء کی مجلس شوریٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی تاجر کارخانہ دار و دوسرے تجارتی طبقہ کو توجہ دلائی ہے کہ کوشش کی جائے کہ بے روزگار احمدی احباب کو زیادہ سے زیادہ روزگار کے مواقع مہیا کئے جائیں۔ اس تعلق میں لنڈن مشن میں ایک بورڈ بھی قائم کیا گیا ہے۔ اس بورڈ سے خط و کتابت کے ذریعہ مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ بورڈ افریقہ کے ممالک میں TRADE & INDUSTRY کو فروغ دینے کا کام کر رہا ہے۔ لہذا ہمارے ایسے سرمایہ دار احباب جو تجارتی رجحان رکھتے ہیں وہ افریقہ میں انڈسٹری لگانے یا تجارت کرنے کے سازگار حالات سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

لنڈن مشن سے محترم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب نے اطلاع ارسال فرمائی ہے کہ اس سمت اچھی پیش رفت ہوئی ہے اور دنیا کی مختلف احمدیہ جماعتوں سے دلچسپی رکھنے والے تاجر صاحبان کی حوصلہ افزا رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ محترم وکیل التبشیر صاحب نے اپنی چٹھی میں فرمایا ہے کہ اس تجارتی لین دین میں پوری احتیاط اور چھان بین کے پہلو کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ نیز یہ بھی نہ سمجھ لیا جائے کہ ہر پارٹی کو مرکز کی منظوری حاصل ہے۔ گویا کہ پوری احتیاط سے کام لیا جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دعا

محترم محمد عبد القیوم صاحب حیدرآباد سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کے محکمہ ٹریزریز اینڈ اکاؤنٹ کے نئے ڈائریکٹر ازراہ تعصب انہیں پریشان کر رہے ہیں اور شہر سے کسی ضلع میں ان کا تبادلہ کرنا چاہتے ہیں۔ عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور جملہ پریشانیوں کا ازالہ فرمائے اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین۔

خاکسار، محمد کریم الدین شاہد قادیان

بقایا داران چندہ بدر متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل خریداران کا چندہ بدر کا عرصہ چار سال اور تین سال سے ختم ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود پرچہ جاری رکھا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اولین فرصت میں یہ احباب اپنے ذمہ بقایا کی رقم جلد ارسال کر کے ممنون فرماویں گے۔ دو سال کے بقایا داران کی فہرست آئندہ شائع کی جائے گی۔ ہر خریدار کو علم ہوتا ہے کہ اس کا چندہ کب سے ادا نہیں ہوا ہے۔ اگر خریداران بروقت چندہ ادا کرتے رہیں تو اخبار بدر کو مالی بحران سے نکالنے کی کوشش کامیاب ہو سکتی ہے۔ اس کے باوجود خریداران توجہ نہ کریں تو مجبوراً اخبار بند کرنا پڑے گا۔ جس کے نتیجہ میں آپ حضور انور کے خطبات اور دیگر علمی مضامین اور تبلیغی مساعی کی جماعتی خبروں وغیرہ سے محروم ہو جائیں گے۔ اللہ نہ کرے آپ اس جاری چشمے سے منہ موڑنے والے ہوں۔

مینیجر بدر قادیان

چار سال کے بقایا داران

خریداری نمبر	نام	میعاد	رقم بقایا چندہ
2378	مکرم چوہدری اصغر علی صاحب ناروے	21-6-87 تا 21-6-91	1780-00
1973	" ایم نسیم احمدی صاحب علیگڑھ	21-5-86 تا 21-5-90	191-00
2053	" غلام محمد صاحب رحمت حیدرآباد	20-9-86 تا 20-9-90	215-00
3037	" ایس اے قادر صاحب شیموگہ	22-9-86 تا 22-9-90	215-00
3244	محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ مدراس	7-8-86 تا 7-8-90	195-00
2194	مکرم غلام نبی صاحب ہومیوپیتھ چمبہ	16-11-86 تا 16-11-90	215-00

تین سال کے بقایا داران

خریداری نمبر	نام	میعاد	رقم بقایا چندہ
1156	مکرم ڈاکٹر شاد شمیم احمد صاحب آرہ	12-6-87 تا 12-6-90	160-00
1875 F	" عبد القادر فیاض صاحب فجی	3-8-87 تا 29-6-90	700-00
2144	محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ شمیم یادگیر	30-11-87 تا 30-11-90	170-00
2287	مکرم محمد یوسف صاحب امروہہ	12-4-87 تا 12-4-90	160-00
2289	" فضل عمر صاحب امروہہ	29-5-87 تا 29-5-90	160-00
2306	" ایس۔ ایم احمد صاحب بیگو سرائے	27-12-86 تا 27-12-89	155-00
3066	" ایس ڈی زین الدین صاحب پینگاڈی	23-9-87 تا 23-9-90	160-00
3192	" کے۔ حمزہ کویا صاحب کالیکٹ	1-7-87 تا 1-7-90	160-00
3199	" کے۔ اے معین کویا صاحب کالیکٹ	1-10-87 تا 1-10-90	160-00
3207	" ایم محمد محسن کنجو کروناگاپلی	1-12-87 تا 1-12-90	170-00
—	ایک تبلیغی پرچہ " "	" " تا "	170-00
3217	مکرم ریاض احمد صاحب خانپور ملکی	20-5-87 تا 20-5-90	160-00
3484	" سید ناصر احمد صاحب جمشید پور	22-10-87 تا 22-10-90	160-00
3494	" جنت حسین احمدی نورپور روڈ	22-9-87 تا 22-9-90	160-00
3512	" مصلح الدین خان صاحب کیرنگ	22-10-87 تا 22-10-90	160-00
3544	" ایم علی کنجو صاحب کروناگاپلی	22-9-87 تا 22-9-90	160-00
3548	" پی۔ کے عبد الجلیل صاحب مرکرہ	22-12-87 تا 22-12-90	170-00
3688	" ایم۔ ایف۔ بشیر احمد صاحب مرکرہ	2-1-87 تا 2-1-90	155-00
3721 F	نسیل عمر مسجد ہمبرگ	7-2-89 تا 7-2-91	1000-00
3735	مکرم پی۔ ایم۔ سلیم صاحب TIRUR	2-1-87 تا 2-1-90	155-00
3765 F	" ایچ۔ اے سید صاحب البرٹا کینیڈا	1-6-87 تا 1-6-90	1400-00
3800 F	" سید تنویر احمد شاہ صاحب کناڈا	4-9-87 تا 4-9-90	1400-00
3955	" سی وی محمد صاحب کالیکٹ	10-6-87 تا 10-6-90	155-00
3972	" سی۔ جی عبد الکریم صاحب لکشادیپ	10-7-87 تا 10-7-90	155-00
3975	" ایم محمد صاحب سورب	10-12-87 تا 10-12-90	170-00
2837	" محمد حنیف خان صاحب کانپور برائے شمع لائبریری کانپور	19-8-87 تا 19-8-90	160-00
2846	محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ غازی پور	19-8-87 تا 19-8-90	160-00
2903	مکرم شیخ واعظ الدین صاحب سورو	2-9-87 تا 2-9-90	160-00

ولادت

(۱) میرے بڑے بھائی مکرم محمد نعمان صاحب دہلوی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹ نومبر ۱۹۹۰ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد سلیمان صاحب دہلوی درویش کی پوتی اور مکرم ملک محمد بشیر صاحب درویش کی نواسی ہے۔ بچی وقفِ نو کے تحت وقف ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "بارِعہ نعمان" تجویز فرمایا ہے۔ بیس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچی کو صحت و سلامتی کی لمبی زندگی دے اور نومولودہ کو نیک، صالحہ، جماعت کی احسن رنگ میں خدمت بجا لانے والی اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

خاکسار:۔ محمد لقمان دہلوی قادیان

(۲) اللہ تعالیٰ نے مکرم حافظ قاری نواب احمد صاحب گنگوہی کو توام ولادت سے دُوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں درویش قادیان کی نواسی ہے۔ بیٹا مُردہ ہی پیدا ہُوا تھا۔ حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "خولہ نواب" تجویز فرمایا ہے جو کہ تحریکِ وقفِ نو میں وقف ہے۔ دونوں بچیوں کی صحت و سلامتی، درازئ عمر، نیک صالحہ بننے کے لیے درخواستِ دُعا ہے۔ قبل ازیں بھی اللہ تعالیٰ نے موصوف کو ایک بیٹا عطا فرمایا تھا جو بقضائے الٰہی فوت ہوگیا تھا۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کو محض اپنے فضل سے درازئ عمر پانے والی نیک صالح نرینہ اَولاد سے نوازے۔ اس موقعہ پر مکرم قاری نواب احمد صاحب نے مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے۔

خاکسار: قریشی محمد فضل اللہ نائب مُدیر بدر

اِعلانِ دُعا

مکرم مولوی [illegible] الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد تحریر فرماتے ہیں کہ:۔
مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ہُبلی تحریر کرتے ہیں کہ مکرم غضنفر حُسین خان صاحب آف گوا ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے اور اُن کے تین چار آپریشن بھی ہو چکے ہیں۔ خُدا کے فضل سے اب افاقہ ہے۔ لیکن ابھی کمزوری ہے۔ موصوف گوا کے اکیلے احمدی ہیں۔ اُن کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم
جیولرز
پروپرائیٹر۔ سیّد شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون: ۶۲۹۴۴۳

بدر کی توسیعِ اشاعت آپ کا فرض ہے! (مینیجر بدر)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
پیشکش
باٹی پولیس فورس۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:۔ ۲۰۶ ۔ ۵۲۰۶ ۔ ۵۱۳۷ ۔ ۴۰۲۸ ۔ ۴۳

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگولین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱
AUTOTRADERS,
16 - MANGOE LANE
CALCUTTA – 700001
تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"
ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پُرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!
ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222 —— اور —— 28-1652

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں!"
(کشتی نُوح)
NIR ®
CALCUTTA -15.
پیش کرتے ہیں:۔ آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جُوتے!